PART - 1

(انگریزی کے مشہور ناول "The Da Vinci Code" کا اُردو ترجمہ)
مُقدّس پیالہ
مُحمّد سعید عمران

مُقدّس پیالہ

(ڈان براؤن کے مشہور انگریزی ناول The Da Vinci Code کا اُردو ترجمہ)

مُترجم: مُحمّد سعید عمران

نام کتاب ــــــــــــــــ مُقدّس پیالہ

مُصنّف ــــــــــــــــ ڈان براؤن

مُترجّم ــــــــــــــــ مُحمّد سعید عمران

صفحات ــــــــــــــــ 148

پتہ برائے رابطہ: saeedimranx2@yahoo.com

﴿ابتدائیہ﴾

پریوری آف سیون(Priory of Sion) ایک یورپین خفیہ تنظیم ہے جو کہ ۱۰۹۹ میں بنائی گئی۔ ۱۹۷۵ میں پیرس کی نیشنل لائبریری میں کُچھ دستاویزات سامنے آئیں جنہیں خُفیہ صفحات (Le Dossier Secrets) کہا جات ہے، ان دستاویزات میں پریوری آف سیون کے ارکان کی شناخت کی گئی ہے جن میں آئزک نیوٹن(Isaac Newton)، ساندرو بوتیچیلی(Sandro Felipi (Botticeli)، وکٹر ہیوگو(Victor Hugo)، اور لیونارڈو ڈاونچی(Leonardo da Vinci) شامل ہیں۔

ویٹیکن(Vatican) سے منظور شُدہ اوپس ڈئی(Opus Dei) ایک شدّت پسند کیتھولک فرقہ ہے جو کہ طبعی اور جسمانی اذیّت کے عمل کی وجہ سے مُتنازعہ ہے۔ اوپس ڈئی نے ۴۷ملین ڈالر کی لاگت سے اپنے ہیڈکوارٹر کا قیام نیو یارک کے لیکسنگٹن ایونیو پر کیا ہے۔

تمام فن پارے، عمارتیں، دستاویزات اور خُفیہ عبادات جو کہ اِس کہانی میں بیان کی گئی ہیں حقیقت پر مبنی ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

﴿پیش لفظ﴾

لُوورے میوزیم، پیرس، ۱۰:۴۶ شام

میوزیم کا مشہور مُنتظم یاک سانئیرے گرانڈ گیلری کی راہداری میں لڑکھڑا رہا تھا۔ اُس نے نزدیکی فن پارے کا سہارا لینے کی کوشش کی۔ کاراواجیو کے چمکتے ہوئے چوکھٹے کو پکڑتے ہوئے چھہتر سالہ بوڑھے سانئیرے نے اُسے اپنی طرف کھینچا یہاں تک کے وہ دیوار سے اُکھڑ گیا۔ فن پارہ اُس کے اُوپر آیا اور وہ نیچے ڈھیر ہو گیا۔

متوقع طور پر، قریب سے ہی ایک لوہے کا دروازہ گرنے کی آواز سُنائی دی۔ دروازے نے گیلری کے اِس حصّے میں آنے والے رستے کو بند کر دیا تھا۔ گیلری کا فرش لرز اُٹھا اور کہیں دُور الارم بجنا شُروع ہو گیا۔ سانئرَ کُچھ لمحے یونہی پڑا رہا تیز تیز پھر وہ فن پارے کے نیچے سے نکلا اور چھُپنے کیلئے کوئی جگہ تلاش کرنے لگا۔

''حرکت مت کرنا''۔ نزدیک سے آواز آئی۔

سانئرَے نے نظر اُٹھا کر دیکھا۔ تقریباً پندرہ فُٹ دُور، بند آہنی سلاخوں سے باہر ایک لحیم شحیم سایہ اندر جھانک رہا تھا۔ ایک لمبا چوڑا سفید بالوں والا نوجوان جس کی جلد کپاس کی طرح۔ اُس کی آنکھوں کا رنگ گُلابی تھا اور پُتلیاں سُرخی مائل تھیں۔ اُس کے ہاتھوں میں پستول تھا اور وہ سانئرَے کو نشانے پر لے ہوئے تھا۔

''تُمیں بھاگنا نہیں چاہئے تھا''۔ نوجوان کا لہجہ سرد تھا۔

''میں تُمیں پہلے ہی بتا چُکا ہوں''۔ سانئرَ فرش پر پڑا بے چارگی سے ہکلایا۔ ''مُجھے نہیں معلوم تُم کس بارے میں پوچھ رہے ہو''۔

''جھوٹ!''۔ حملہ آور نے اُسے گھورا۔ وہ بالکل ساکت کھڑا تھا بس اُس کی آنکھوں کی پُتلیاں محوِ حرکت تھیں۔ ''تُم اور تمہارے ساتھیوں کے پاس کُچھ ایسا ہے جو در حقیقت تمہاری ملکیت نہیں ہے''۔

سانئرَ کو خون اپنی رگوں میں دوڑتا محسوس ہوا۔ اِسے کیسے پتہ چل سکتا ہے؟

''آج رات حقداروں کو اُن کا حق مل جائے گا۔ مُجھے بتاؤ کہ وہ کہاں پوشیدہ ہے ورنہ۔۔۔۔۔۔''۔ حملہ آور نے اپنا

پستول سانئرَ کی طرف موڑا۔ کیا یہ اتنا قیمتی راز ہے جس کیلئے تُمہیں موت بھی قبُول ہے؟''

سانئرَ کی سانس جیسے رُک گئی۔

حملہ آور نے اپنا سر جھُکا کر پستول کو دیکھا۔

سانئرَ نے اپنے ہاتھ اُوپر اُٹھائے۔ ''رُک جاوٴ جوتُم چاہتے ہو میں تُمہیں بتادوں گا''۔ سانئرَ نے اگلے چند جُملے بڑی احتیاط سے بولے۔ حملہ آور مُسکرایا۔

''ہاں''۔ دوسروں نے بھی یہی بتایا تھا۔

سانئرَ ٹھٹھک کر رہ گیا۔ دُوسرے؟

''میں نے اُنہیں بھی ڈھونڈ لیا تھا''۔ حملہ آور بولا۔ ''اُن تینوں نے بھی یہی بتایا تھا۔

یہ کیسے ہوسکتا ہے؟۔ سانئرَ نے صدمے سے سوچا۔ اُس کی اور تینوں ساتھیوں کی شناخت اتنی ہی اہم تھی جتنا کہ وہ راز جس کی حفاظت اُن تینوں کے ذمے تھی۔

حملہ آور نے ایک بار پھر نشانہ باندھا۔ ''جب تم مر جاوٴ گے، تو صرف میں رہ جاوٴں گا جسے یہ راز پتہ ہوگا''۔

راز۔ سانئرَ کو موقع کی نزاکت کا احساس ہوا۔ اگر میں مر گیا، تو راز بھی ہمیشہ کیلئے گُم جائے گا۔ اُس نے اپنے آپ کو بچانے کیلئے کسی چیز کی اوٹ ڈھونڈنے کی کوشش کی۔

یکدم دھماکے کی آواز آئی اور سانئرَ کو اپنے معدے میں آگ کا گولہ سا محسوس ہوا۔ وہ آگے کی طرف گر گیا۔ درد سے دُہرا ہوتے ہوئے وہ مُڑا اور حملہ آور کو دیکھا جو اب اُس کی کھوپڑی کو نشانہ لئے ہوئے تھا۔ سانئرَ نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ اُس کی سوچوں میں اب خوف اور دُکھ موجزن تھا۔

پستول کے خالی میگزین کی آواز راہداری میں گونج کر رہ گئی۔ سانئرَ کی آنکھیں کُھل گئیں۔ حملہ آور نے اپنے ہتھیار کی طرف دیکھا۔ اُس کی آنکھوں سے حیرت چھلک رہی تھی۔ اُس نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور کُچھ سوچا۔

''میرا کام یہاں ختم ہوگیا ہے''۔

سانئرَ نے اپنی سفید لائنن کی شرٹ میں بنے ہوٴے سوراخ کو دیکھا۔ اِس کے گرداب خون سے سُرخ سا حلقہ بن گیا تھا۔ اُسے اپنے معدے میں درد محسوس ہوا۔ الجیرین گوریلا فوج میں مُلازمت کے دوران اُس نے یہ خوفناک موت کئی دفع دیکھی تھی۔ تقریباً پندرہ منٹ تک وہ زندہ رہے گا اور پھر معدے کا سارا تیزاب اُس کے جسم میں پھیل جائے گا۔

''درد اچھا ہوتا ہے جناب!'' اُسے حملہ آور کی آواز سُنائی دی۔

اُس نے آہنی دروازے کی طرف دیکھا، جہاں اُسے جاتے ہوئے حملہ آور کی پُشت نظر آرہی تھی۔ یاک سانئرَ پھنس چُکا تھا۔ دروازہ اگلے بیس منٹ تک نہیں کُھل سکتا تھا۔ جب تک کوئی اُس تک پہنچتا، وہ موت کی وادی میں پہنچ چُکا ہوگا۔ لیکن اُسے اپنی موت سے بھی ذیادہ راز کے گُم جانے کا خوف تھا۔ اُس نے سوچا کہ اُسے یہ راز آگے پُہنچانا ہوگا۔

اُس نے کہنیوں کے بل کھڑا ہونے کی کوشش کی، اُس نے اپنے تین ساتھیوں کے بارے میں سوچا۔ اُس نے اُن نسلوں کے بارے میں سوچا جواُن سے پہلے آئیں اور اُس مقصد کے بارے میں جو اُنہیں سونپا گیا تھا۔

علم کی ایک نہ ٹُوٹنے والی کڑی۔

اچانک، تمام احتیاط اور تدابیر کے باوجود اب یاک سانئرَ ہی آخری کڑی تھا۔ ایک بُہت بڑے اور طاقتور راز کا آخری اور اکیلا مُحافظ۔ لرزتے ہوئے، وہ آخرکار اپنے آپ کو اپنے قدموں پر کھڑا ہونے میں کامیاب ہوگیا۔

مُجھے کوئی رستہ ڈھونڈنا ہوگا۔

وہ گرانڈ گیلری میں پھنسا ہُوا تھا۔ اور اب صرف ایک شخصیت تھی جس تک وہ یہ راز پُہنچا سکتا تھا۔ سانئرَ نے اپنے خوبصورت قید خانے کی دیواروں کو دیکھا۔ دُنیا کے مشہور فن پارے ایک پُرانے دوست کی طرح اُسے دیکھ کر مُسکرا رہے تھے۔ درد سے کراہتے ہوئے اُس نے اپنی تمام تر قُوّت کو یکجا کیا۔ اُس کے سامنے ایک نہایت مُشکل کام تھا جس کیلئے اُسے اپنی ہر بچی کُھچی سانس درکار تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆

ٹیلیفون کی گھنٹی کی آواز سُن کر رابرٹ لینگڈن جاگ گیا۔ آنکھیں ملتے ہوئے، اُس نے اپنے بستر کے ایک طرف رکھے ہوئے لیمپ کو روشن کیا۔ اُس نے غور سے اردگرد دیکھا، کمرے میں شہنشاہ لوئیس شش دہم کے زمانے کا فرنیچر پڑھا تھا۔ ہاتھ کے کام سے سجی دیواریں اور مہاگنی کا بنا ہوا ایک بڑا پلنگ جس پر وہ براجمان تھا۔

میں کہاں ہوں؟

اُس نے اپنے بستر کے ایک طرف کھونٹے سے لٹکے غُسل کے لباس کو دیکھا جس پر ایک ہوٹل کا مونوگرام بنا ہوا تھا۔

ہوٹل رِٹز، پیرس

آہستگی سے اُس کے ذہن پر جمی دُھند ہٹنے لگی۔ ٹیلیفون کی گھنٹی ابھی تک بج رہی تھی۔ اُس نے ریسیور اُٹھا لیا۔

''لینگڈن صاحب'' ایک مردانہ آواز سُنائی دی۔ ''مُجھے اُمید ہے کہ میں نے آپ کو تنگ نہیں کیا ہوگا''۔

مبہوت نظروں سے لینگڈن نے بستر کے ساتھ پڑی گھڑی کو دیکھا جس پر بارہ بج کر بتیس منٹ ہوئے تھے۔ وہ صرف آدھا گھنٹا سویا تھا۔

''ہوٹل انتظامیہ جناب۔ زحمت کیلئے معذرت، لیکن آپ سے ملنے کوئی آیا ہے نہایت ضروری معاملہ ہے''۔

لینگڈن ابھی تک ذہن پر دھندلاہٹ محسوس کر رہا تھا۔ اُس نے اپنے بستر کے ایک طرف رکھے ہوئے صفحات پر نظر ڈالی۔

امریکن یونیورسٹی آف پیرس

فخریہ پیش کرتی ہے

ایک شام رابرٹ لینگڈن کے ساتھ

ماہر مذہبی علامات، ہارورڈ یونیورسٹی

لینگڈن کراہا۔ آج رات کا لیکچر کارتریز کیتھیڈرل کے پتھروں میں پوشیدہ فطرت پرستوں کی علامات کے بارے میں تھا۔ اُسے لگا جیسے اُس کے خیالات نے حاضرین میں موجود کسی تنگ نظر کو ناراض کر دیا ہوگا۔ یہ بھی ہوسکتا تھا کہ کوئی مذہبی عالم اُس کا پیچھا کرتے یہاں تک آ گیا ہوگا اور اُس سے لڑائی کرنا چاہتا ہوگا۔

''معذرت چاہتا ہوں'' لینگڈن نے کہا۔ ''دراصل میں بہت تھکا ہوا ہوں''۔

''مگر جناب'' آدمی نے سخت لہجے میں سرگوشی کی۔ ''آپ کا مہمان بہت اہم شخصیت ہے''۔

اس بارے میں بھی لینگڈن کو شبہ تھا۔ اُس کی کتابوں میں موجود مذہبی فن پارے اور گروہی علامات نے اُسے فن کی دُنیا میں ایک خراب شخصیت کے طور پر مشہور کر رکھا تھا۔ اور پچھلے سال جو کُچھ ویٹیکن سٹی میں ہوا تھا اُس کے بعد لوگ گویا اُس کے پیچھے ہی پڑ گئے تھے۔ اور لگتا تھا کہ یہ سلسلہ اب کبھی ختم نہیں ہوگا۔

''براہِ مہربانی کریں''۔ لینگڈن نے اپنے لہجے کو نرم رکھتے ہوئے کہا۔ ''کیا آپ مہمان کا نام اور نمبر لے کر اُنہیں بتا دیجئے گا کہ میں پیرس چھوڑنے سے پہلے اُن سے ملنے کی کوشش ضرور کروں گا''۔ اُس نے فون رکھ دیا۔

بستر پر سیدھا ہو کر بیٹھتے ہوئے، لینگڈن نے گھور کر اپنے بستر کے ایک طرف ہوٹل کی گیسٹ ریلیشن بُک کو دیکھا۔ جس کے کور پر لکھا ہوا تھا۔

روشنیوں کے شہر میں بچوں کی طرح سوئیں۔ ہوٹل رٹز میں۔

اُس نے اپنی نظر سامنے لگے قد آدم شیشے کی طرف موڑ دی۔ آئینے میں اُسے اپنا عکس اجنبی سا نظر آیا۔ تھکا تھکا سا۔

پچھلے سال کی سختِ مصروفیات نے اُس پر گہرا اثر ڈالا تھا اور آئینے میں اپنا عکس بھی اُسے اچھا نہیں لگ رہا تھا۔ اُس کی تیز طرار نیلی آنکھیں آج بجھی بجھی لگ رہی تھیں اور اُس کے طاقتور جبڑے اور تھوڑی کے گرد سیاہی سی آ گئی تھی۔ کنپٹیوں کے گرد بالوں میں چاندی بڑھ رہی تھی جو کہ اُس کی خواتین ساتھیوں کے نزدیک یہ اُس کی کشش میں اضافہ کرتی تھی۔

اگر بوسٹن میگزین والے مُجھے ابھی دیکھ سکتے؟۔ وہ سوچ کر رہ گیا۔

پچھلے مہینے بوسٹن میگزین نے اُس شہر کے دس پُراسرار ترین لوگوں میں شُمار کیا تھا۔ جس پر اُس کے ہارورڈ کے ساتھیوں نے اِس بات پر اُس کا خاصا مذاق بنایا تھا۔ آج رات، تقریباً تین ہزار میل دور بھی یہ اعزاز اُس کے ساتھ تھا۔ رات کے لیکچر میں بھی یہی اُس کیلئے باعثِ شرمندگی بنا تھا۔ اُس کے ذہن میں لیکچر کی فلم سی چل پڑی۔

''خواتین وحضرات'' خاتون میزبان نے امریکن یونیورسٹی آف پیرس کے ہال میں بیٹھے حاضرین کو مُخاطب کیا۔ ''ہمارے آج

کے مہمان کسی تعارف کے مُحتاج نہیں ہیں۔ وہ کئی کتابوں کے مُصنف ہیں جو کہ مذہبی علامات کے عُنوان پر ہیں۔ آپ میں سے کئی لوگ اُن کی کتاب اپنے کورس میں استعمال کرتے'' ہیں۔ حاضرین میں سے کئی نے پُر جوش انداز میں سر ہلایا۔

''میرا ارادہ تھا کہ میں اپنے مہمان کا تعارف اُن کی شاندار کاوشوں کے ذریعے کرواؤں گی''۔ اُس نے شریر نظروں سے لینگڈن کی طرف دیکھا۔ مگر حاضرین میں سے کسی نے مُجھے یہ پکڑا دیا''۔ اُس نے بوسٹن میگزین کی ایک کاپی حاضرین کے سامنے ہلائی۔

لینگڈن پہلو بدل کر رہ گیا۔ میزبان نے لینگڈن کے مُتعلق مضمون کا کوئی حصّہ پڑھنا شُروع کر دیا۔ لینگڈن کو یوں محسوس ہو رہا تھا کہ وہ کُرسی کے اندر دھنستا جا رہا ہے۔ حاضرین کے چہروں پر مُسکراہٹ نمودار ہو چکی تھی۔

''اور مسٹر لینگڈن نے جب ویٹیکن میں ہونے والے واقعے پر کوئی رائے دینے سے انکار کیا تو اِس سے بھی اُن کی شخصیت کے اسرار میں بلاشُبہ مزید اضافہ ہوا ہے''۔ میزبان نے حاضرین کو مزید اُکسایا۔

کیا میں جاری رکھوں؟ مجمعے نے حوصلہ افزائی کی۔

لینگڈن نے بے بسی سے پر خاتون کی طرف دیکھا۔

اگر چہ ہمارے مہمان رابرٹ لینگڈن نوجوان نہیں ہیں مگر اُن میں ایک عالمانہ کشش ہے۔ اور اُن کی فریفتہ کر دینے والی آواز کو نوجوان طالبائیں کانوں کی چاکلیٹ کہتی ہیں''۔

ہال میں قہقہے گونج اُٹھے۔ لینگڈن بے بسی سے مُسکرا دیا۔ اُسے پتہ تھا کہ آگے کیا کہا جانے والا ہے۔

دھاری دار ہیریسن ٹویڈ کوٹ میں ملبوس ہیریسن فورڈ۔

لینگڈن اُٹھ کھڑا ہوا۔

''شُکریہ مونیک!'' لینگڈن جانتا تھا کہ وہ رُکنے والی نہیں ہے اِس لئے اُس نے گویا زبردستی ہی دھکیل دیا۔

''بوسٹن میگزین واقعی افسانہ نگاروں کیلئے ایک تُحفہ ہے''۔ وہ حاضرین کی طرف ایک شرمندہ سی مُسکراہٹ لئے مُڑا۔ ''اور اگر مُجھے پتہ چل جائے کہ یہ میگزین مونیک کو کس نے پکڑایا ہے تو میں اپنے قونصل خانے کے ذریعے اُسے مُلک بدر کروا دوں''۔

مُجمعہ کھلکھلا کر ہنس دیا۔

''اچھا لوگو! آپ سب جانتے ہیں کہ میں یہاں علامات کی طاقت پر بات کرنے آیا ہوں''۔

☆☆☆☆☆☆☆

فون کی گھنٹی نے لینگڈن کو خیالات سے نکال دیا۔ بے یقینی سے ٹیلیفون سیٹ کی طرف سے دیکھتے ہوئے اُس نے ریسیور اُٹھا لیا۔

''جی جناب''۔ وہ بولا

''جناب! معذرت چاہتا ہوں آپ کا مہمان آپ کے کمرے کی طرف آ رہا ہے''۔ ہوٹل انتظامیہ کے مُلازم نے کہا۔

لینگڈن اب پوری طرح بیدار ہو چُکا تھا ’’تمہارا مطلب ہے کہ تُم نے کسی کو میرے کمرے میں بھیج دیا ہے‘‘۔

’’میں معافی چاہتا ہوں جناب! مگر اُن کو روکنے کا اختیار میرے پاس نہیں ہے‘‘۔

’’وہ ہے کون؟‘‘ فون بند ہو چُکا تھا۔ تقریباً اُسی وقت دروازے پر دستک سُنائی دی۔ بے یقینی کی کیفیت میں، لینگڈن بستر سے اُتر آیا۔ اُس نے غُسل کا لباس پہنا اور دروازے کی طرف بڑھا۔

’’کون ہے؟‘‘

’’مسٹر لینگڈن! میں آپ سے ایک ضروری بات کرنا چاہتا ہوں‘‘۔ بولنے والے انداز تحکمانہ تھا۔ ’’میرا نام لیفٹیننٹ جیروم کولیٹ ہے اور میں سنٹرل جوڈیشل پولیس ڈائریکٹوریٹ سے تعلق رکھتا ہوں‘‘۔

لینگڈن ساکت ہو گیا۔ جوڈیشل پولیس؟ یعنی فرانسیسی ایف۔ بی۔ آئی۔

اُس نے حفاظتی زنجیر کو چھیڑے بغیر دروازہ کھول دیا۔ سامنے ایک بے داغ اور پتلے لمبے چہرے والا آدمی کھڑا تھا۔ اُس نے نیلے رنگ کا سرکاری لباس پہنا ہوا تھا۔

’’کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟‘‘ اُس نے پوچھا۔

لینگڈن ہچکچایا، آفیسر کی زردی مائل آنکھیں گویا اُسے کھوج رہی تھیں۔

’’آخر یہ سب کیا ہے؟‘‘

’’میرے آفیسر کیپٹن آپ سے کسی معاملے میں خدمات حاصل کرنا چاہتے ہیں‘‘۔

’’لیکن ابھی تو آدھی رات ہے‘‘۔ لینگڈن نے کہا۔

’’آپ نے آج شام لوورے میں یاک سانئر سے ملنا تھا؟‘‘

لینگڈن کے اندر اچانک بے چینی سی بھرنے لگی۔ لیکچر کے بعد اُس کی یاک سانئر سے مُلاقات طے تھی مگر یاک سانئر نہیں آیا تھا۔

’’ہاں مگر آپ کو کیسے پتہ چلا؟‘‘

’’ہمیں آپ کا نام اُس کی ڈائری میں لکھا ملا ہے‘‘۔

’’سب کُچھ ٹھیک تو ہے نا؟‘‘۔

پولیس آفیسر نے ایک ہولناک آہ بھری اور ایک پولرائڈ کیمرے سے لی گئی تصویر لینگڈن کو پکڑا دی۔ تصویر کو دیکھتے ہی لینگڈن کا جسم اکڑ سا گیا۔

’’یہ تصویر آدھا گھنٹا پہلے، لوورے میوزیم کے اندر لی گئی ہے‘‘۔

لینگڈن نے تصویر کو دیکھا۔ ابتدائی صدمے کے بعد اب اُس پر غمّ و غُصّے کی کیفیت طاری تھی۔

’’یہ کون کر سکتا ہے؟‘‘

’’ہمیں اُمید ہے کہ آپ اِس بات کا جواب تلاش کرنے میں ہماری مدد کر سکتے ہیں آپ علمِ علامات کے ماہر ہیں اور آپ نے یاک سانئر سے ملنا بھی تھا‘‘۔

لینگڈن نے ایک بار پھر تصویر پر نظر ڈالی۔ اُسے اب خوف محسوس ہونے لگا تھا۔ تصویر دل دہلا دینے والی تھی۔ تقریباً ایک سال پہلے بھی اُسے اِسی طرح ایک تصویر موصول ہوئی تھی جس کے ساتھ مدد کی ایک درخواست بھی تھی۔ اور پھر چوبیس گھنٹے بعد ویٹیکن سٹی میں وہ اپنی زندگی کی بازی ہارنے لگا تھا۔ لینگڈن کو محسوس ہو رہا تھا کہ صورتحال بالکُل ویسی ہی ہے، جیسی ایک سال پہلے تھی۔

’’پولیس آفیسر اپنی گھڑی کو دیکھتے ہوئے بولا، میرے آفیسر انتظار کر رہے ہیں جناب‘‘۔

لینگڈن نے بُہت دقّت سے اُس کی آواز محسوس کی۔ اُس کی آنکھیں ابھی بھی تصویر پر جمی ہوئی تھیں۔

’’لاش کے نزدیک بنا ہوا نشان اور لاش عجیب سے انداز میں ۔۔۔‘‘ اُس نے اپنے جسم میں سرد سی لہر محسوس کی اور آفیسر کو دیکھا۔

’’میں یہ سوچ بھی نہیں سکتا کہ کوئی کسی کے ساتھ یوں بھی کر سکتا ہے!‘‘

لینگڈن کو پولیس آفیسر کی صورت بھی ہیبتناک لگی۔

’’مسٹر لینگڈن! جو کُچھ آپ اِس تصویر میں دیکھ رہے ہیں جناب سانئر نے یہ سب اپنے ساتھ خود ہی کیا ہے‘‘۔

☆☆☆☆☆☆☆

سیلاس ری لا بریورے پر واقع ایک عمارت میں داخل ہو۔ اُس کی چال میں لنگڑاہٹ تھی۔ اُس کی ران پر بندھا خارزار بیلٹ اُس کے گوشت میں گھسا جا رہا تھا مگر پھر بھی اُس کی رُوح پُرسکون تھی۔ وہ راہِ خُدا میں کام کر کے بُہت خوش تھا۔

درد اچھا ہوتا ہے۔

اندر داخل ہوتے ہی اُس نے خالی ڈیوڑھی کا جائزہ لیا اور نہایت خاموشی سے سیڑھیاں چڑھنے لگا۔ وہ عمارت میں کسی کو بیدار نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اُس کی خوابگاہ کا دروازہ کھُلا ہوا تھا کیونکہ یہاں دروازے مُقفل کرنا منع تھا۔ اُس نے کمرے میں داخل ہو کر دروازہ بند کر دیا۔

کمرے کا فرش لکڑی کا تھا۔ دیوار کے ساتھ لکڑی کی الماری بنی ہوئی تھی اور ایک کونے میں کینوس کا قالین تھا جو کہ بستر کے طور پر استعمال ہوتا تھا۔ وہ ایک ہفتے کی رہائش کیلئے اس کمرے میں رہ رہا تھا۔ نیویارک میں بھی اُس کا کمرہ اِسی طرز کا تھا۔

خُدا نے مُجھے سائبان اور زندگی کا مقصد دیا ہے۔

آج کی رات سیلاس کو یوں لگ رہا تھا جیسے اُس نے اپنے قرضے کی پہلی قسط ادا کر دی ہے۔ اُس نے الماری کے نچلے خانے سے اپنا موبائل فون نکالا اور نمبر ڈائل کیئے۔

’’ہاں‘‘۔ دوسری طرف ایک مردانہ آواز تھی۔

''اُستادِ محترم!۔ میں واپس آ گیا ہوں''۔

''بولو''۔ دوسری طرف آواز میں خوشی نمایاں تھی۔

''وہ چاروں مر چکے ہیں، تین رُکن اور اُن کا گرانڈ ماسٹر بھی''۔ دوسری طرف کُچھ دیر سکوت طاری رہا۔ پھر آواز سُنائی دی۔ ''اوہ مُجھے بھی خدشہ تھا کہ وہ موت کو ترجیح دیں گے''۔

''مگر موت کا احساس بُہت دردناک ہوتا ہے''۔ سیلاس کے بولنے پر دوسری طرف پھر سکوت چھا گیا۔

''اِس کا مطلب ہے کہ تُم راز حاصل کرنے میں کامیاب رہے ہو''

''مُحترم اُستاد! اُن سب نے تاریخی سنگِ کُلید 'کلیف ڈی وائٹ' کی نشاندہی کی ہے''۔ اُس نے دوسری طرف سے ایک گہرے سانس کی آواز سُنی۔ اُسے معلوم تھا کہ اُس کا مُعلّم بھی پُر جوش ہو گیا ہے۔

''سنگِ کُلید!'' معلّم بولا۔ ''جیسا کہ ہمیں اُمید تھی، اور جب ہم یہ پتھر حاصل کر لیں گے تو ہم گویا ایک قدم کے فاصلے پر ہوں گے''۔

'ہم آپ کی سوچ سے بھی زیادہ نزدیک ہیں' سیلاس نے کہا ''وہ پتھر پیرس میں ہی موجود ہے''۔

''پیرس!''۔ مُعلّم کی آواز میں حیرت تھی۔ ''پھر تو ہم بہت قریب ہیں''۔

سیلاس نے شام کو پیش آنے والے واقعات دہرا دیئے۔ کیسے سب نے یہ راز بتا کر اپنی زندگی کی بھیک مانگی تھی۔

''تُم نے راہِ خُدا میں ایک بُہت بڑا کام کیا ہے۔ ہم صدیوں سے اِس کی تلاش میں تھے۔ اب تُمہارا کام وہ پتھر ڈھونڈنا ہے''۔

سیلاس کو یہ بات نامُمکن لگ رہی تھی۔ ''لیکن وہ تو ایک قلعہ ہے۔ رات کے وقت۔۔ میں اُس میں کیسے داخل ہوں گا؟''

''یہ تُمھیں میں بتاؤں گا کہ تُم نے اندر کیسے داخل ہونا ہے''۔

☆☆☆☆☆☆☆

جب سیلاس نے فون بند کیا تو اُس کی رگوں میں متوقع طور پر خون کی گردش تیز ہوتی گئی۔

ایک گھنٹہ، وہ شُکر گزار تھا کہ مُعلّم نے اُسے ایک گھنٹہ دیا ہے۔ اپنے کام کا دوبارآغاز کرنے سے پہلے وہ اُن گناہوں کا کُفّارہ ادا کرے گا جو آج اُس سے سرزد ہوئے تھے۔ اگرچہ اُس کا مقصد عظیم تھا اور دُشمنانِ خُدا کے خلاف جنگ کے طور پر ایسے گُناہ صدیوں سے کئے جاتے رہے تھے پھر بھی وہ جانتا تھا کہ مُکمل معافی کیلیئے درد کا احساس کتنا ضروری ہے۔ کھڑکی کے پردے سامنے کرتے ہوئے، اُس نے اپنے آپ کو برہنہ کیا اور کمرے کے وسط میں گُھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔ اُس نے اپنی ران پر بندھی ہوئی خاردار بیلٹ کو دیکھا۔ اِس بیلٹ پر تیز دھار دھات لگی ہوئی تھی۔ اگرچہ آج سیلاس نے بیلٹ مقرر کردہ دو گھنٹوں سے زیادہ پہنی تھی، مگر وہ جانتا تھا کہ آج کوئی عام دن نہیں ہے۔ اُس نے خاردار دندانے کو کس کر پکڑتے ہوئے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ خاردار بیلٹ اُس کے گوشت کے اندر گُھس گیا۔ درد کی شِدّت سے اُس کے دانت بھنچ گئے تھے مگر اُسے اپنی روح کو صاف کرنے کا لُطف آ گیا تھا۔

'درد اچھا ہوتا ہے' سیلاس نے خود کلامی کی۔ یہ فادر جوسیمار ایسکریوا کے الفاظ تھے جو کہ تمام مُعلّموں کا معلّم تھا۔ اگرچہ وہ ۱۹۷۷ میں مر چُکا تھا مگر اُس کے اقوال ساری دُنیا میں پھیلے اُن وفاداروں کی زبان پر آج بھی موجود تھے جو کہ خود کو تکلیف دینے کیلیئے ایسا بیلٹ پہنتے تھے۔ سیلاس نے اپنی نظر اب کمرے کے ایک طرف پڑے ہوئے رسی سے بنے چابک کی طرف موڑی۔ رسی کی گانٹھوں پر خون جما ہوا تھا۔ سیلاس اپنی روح کی تڑپ کو ختم کرنے کیلیئے بے چین تھا۔ رسی کو اُٹھا کر ایک سرے کو پکڑتے ہوئے سیلاس نے اُسے اپنے کندھے پر سے گھُمایا۔ اُسے رسی کی گانٹھیں اپنی کمر میں کھُبتی ہوئی محسوس ہوئیں۔ اُس نے اپنی آنکھیں بند کر کے رسی کو پھر برسایا اور تب تک برساتا چلا گیا جب تک اُس کی کمر سے خون بہنا نہ شُروع ہو گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆

اپریل کی تُند و تیز ہوا اوپرا ہاؤس اور وینڈوم کے سامنے سے گُزرتی ہوئی سٹریون کے کھُلے شیشوں سے اندر جا رہی تھی۔ پسنجر سیٹ پر بیٹھے رابرٹ لینگڈن کو سارا شہر تیزی سے بھاگتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ اُس نے اپنے ذہن کو صاف کرنے کی کوشش کی۔ ہوٹل چھوڑنے سے پہلے اُس نے جلدی میں غسل اور شیو کی تھی جس کی وجہ سے اُس کا حلیہ تو تھوڑا بہتر ہو گیا تھا مگر وہ ابھی تک بے چین تھا۔ وہ خوفناک تصویر ابھی تک اُس کے ذہن میں گھوم رہی تھی۔

لینگڈن کے نزدیک سانئرے کی موت فن کی دُنیا کیلیئے ایک۔ سانئرے فنونِ لطیفہ میں مہارت کی وجہ سے وہ ایک اہم شخص کے طور پر جانا جاتا تھا۔ نکولس پوسین اور ڈیوڈ ٹینئرز کے فن پاروں میں چھُپے خفیہ کوڈ اور اشاروں پر مُشتمل اُس کی کتابیں رابرٹ لینگڈن دُنیا بھر میں شُہرت رکھتی تھیں۔

سانئرے نے اپنے ساتھ ایسا کیوں کیا؟ اِس سوال کا جواب تو فی الحال لینگڈن کے پاس بھی نہیں تھا۔

باہر شہر کی سڑکوں پر چھوٹے کاروباری لوگ چھکڑوں پر سامان لاد کر اِدھر اُدھر لے کر جا رہے تھے۔ گاڑی رش میں سے تیزی کے ساتھ آگے بڑھ رہی تھی۔ سائرن کی وجہ سے اِسے آسانی سے راستہ مل رہا تھا۔

''میرے آفیسر کو کافی خوشی ہوئی جب اُنہیں پتہ چلا کہ آپ پیرس میں ہی ہیں'' پولیس آفیسر جیروم کولیٹ لینگڈن سے مُخاطب ہوا۔ ''ایک خوش قسمت اتفاّق''۔

کم از کم لینگڈن اپنے آپ کو خوش قسمت محسوس نہیں کر رہا تھا کیونکہ اُسے اتفاّقات پر بالکُل یقین نہیں تھا اُس نے اپنی ساری زندگی پوشیدہ نظریات و خیالات کو کھوجنے میں گُزاری تھی، جن میں اتفاقات کی گُنجائش بالکُل نہیں تھی۔

''میرا خیال ہے کے امریکن یونیورسٹی آف پیرس سے آپ کو معلوم ہوا ہو گا کہ میں یہاں ہوں''۔ لینگڈن بولا۔

جیروم نے اپنا سر نفی میں ہلایا۔ ''انٹرپول نے''۔

'انٹرپول؟' لینگڈن نے سوچا۔ بلاشُبہ۔ وہ یہ بھول گیا تھا کے یورپ کے کسی ہوٹل میں رہائش کیلیئے پاسپورٹ مانگا جاتا ہے۔ اور یہ بلاوجہ نہیں مانگا جاتا۔ اگر اچانک انٹرپول کو ضرورت پڑ جائے تو وہ یورپ کے تمام ہوٹلوں میں موجود مُسافروں کو اُن کے پاسپورٹ کے ذریعے شناخت کر سکتے ہیں۔ ہوٹل رٹز میں اُس کی رہائش کی معلومات حاصل کرنے میں پانچ دس منٹ سے زیادہ

صرف نہیں ہوئے ہوں گے۔

گاڑی شہر سڑک کے بیچوں بیچ گُزرتی جارہی تھی۔ایک طرف آسمان کی بُلندیوں کو چھوتا ہوا ایفل ٹاور نظر آیا۔لینگڈن کے ذہن میں وِٹّوریا اور اُن کے درمیان ہوا وہ عہد یاد آیا جس کی رو سے اُنہیں ہر چھ ماہ بعد مِلا کرنا تھا۔عجیب بات یہ تھی وہ وٹّوریا سے آخری دفعہ ایک سال پہلے روم کے ائرپورٹ پر مِلا تھا۔

''کیا تُم اُس پر کبھی چڑھے ہو؟''۔جیروم نے ایفل ٹاور کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔لینگڈن یکدم خیالات سے چونک گیا۔

''میں معافی چاہتا ہوں'' وہ شاید ٹھیک طرح سے سُن نہیں پایا تھا۔

''یہ بُہت خوبصورت ہے''پولیس آفیسر نے شیشے میں سے ایفل ٹاور کی طرف اشارہ کیا۔''کیا کبھی تُم اِس کے اوپر گئے ہو''۔

لینگڈن نے اپنا سر گُھما کر دیکھا''نہیں۔ابھی تک تو نہیں۔

''یہ فرانس کی علامت ہے اور میرے خیال میں یہ ایک مُکمل علامت ہے''۔آفیسر نے کہا۔

لینگڈن نے غائب دماغی سے سر ہلا دیا۔

ڈی وولی روڈ(Rue di Vol) پر اگرچہ ٹریفک سگنل سُرخ تھا مگر گاڑی رُکے بغیر آگے کاسٹیلیو ایونیو پر آ گئی۔ جو کہ ٹیولیرز گارڈن کے شُمالی داخلے کے طور پر استعمال ہوتی تھی۔ بُہت سارے لوگ شاید یہ سمجھتے تھے کے ٹیولئر گارڈن اپنے نام کی طرح گُلِ لالہ کیلئے مشہور ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ پارک پہلے ایک کھُدائی کی جگہ تھی جہاں سے پیرس کے گھروں اور عمارتوں کی چھتوں میں لگائی جانے والی ٹائلوں کیلئے پتھر نکالا جاتا تھا۔

جیسے ہی گاڑی پارک میں داخل ہوئی،کولیٹ نے سائرن بند کر دیا۔لینگڈن نے لمبی سانس لی۔ باہر پارکنگ میں ہیلوجن لائٹس روشن تھیں۔لینگڈن ہمیشہ اِس پارک کو ایک مُقدس جگہ خیال کرت تھا جہاں کلاڈے مونیٹ نے امپریشنسٹ فن کی بُنیاد رکھی تھی۔ لیکن آج کی رات اِس پارک کی فضا میں کُچھ عجیب سا تاثُر تھا۔گاڑی پارک کے مرکزی بولیوارڈ کی طرف بڑھ گئی۔ایک گول تالاب کے گرد سے مُڑنے کے بعد لینگڈن نے ٹیولئر گارڈنز کا آخری سرا دیکھا جس کے سرے پر ایک پتھریلا محرابی دروازہ تھا۔

کاروسل کا محراب۔

اگرچہ یہ جگہ اپنی بدمستی کی رسم کی وجہ سے مشہور تھی لیکن فن کے دلدادہ لوگوں کیلئے اِس کی اہمیت کی وجہ کُچھ اور تھی۔ ٹیولئر گارڈنز کے اِس آخری سرے سے دُنیا کے چار بہترین آرٹ میوزیم نظر آتے تھے۔ یونہی جیسے قُطب نُما پر چار اطراف۔

سیدھے ہاتھ کی طرف دریائے سیئن اور وولٹائر میوزیم نظر آرہا تھا۔ بائیں طرف جدید پومپیڈ وسینٹر اور اور سے میوزیم سامنے تھا۔لینگڈن جانتا تھا کے اُس کے عقب میں مغرب کی سمت فرعون ریمسس کا مینار ہے جو کہ جیوڈی پامے میوزیم کے آغاز میں ہے۔ لیکن بالکُل سامنے مشرق کی طرف لینگڈن کی آنکھوں کے سامنے دُنیا کا سب سے مشہور آرٹ میوزیم تھا۔

لوورے۔

لینگڈن کو ایک مانوس سا حساس ہوا۔اُس نے تمام عمارت کو آنکھوں میں جذب کرنے کی ناکام کوشش کی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

لوورے کی شاندار عمارت پیرس کے آسمانی اُفق پر ایک عظیم قلعے کی طرح لگ رہی تھی۔ایک گھوڑے کی کُھر کی شکل میں بنی ہوئی یہ عمارت یورپ کی سب سے لمبی ترین عمارت تھی۔ اگر تین ایفل ٹاور زمین پر ایک ساتھ رکھ دئے جاتے تو پھر بھی یہ لمبائی عمارت کے بیرونی حصّے سے کم ہوتی۔لینگڈن نے ایک دفعہ پورے لوورے کا چکر لگایا تھا۔ یہ کوئی تین میل لمبا تھا۔

ایک اندازے کے مُطابق لوورے کے ۶۵،۳۰۰ فن پارے دیکھنے کیلئیے کم از کم پانچ دن کا وقت درکار ہوتا ہے۔لیکن سیاحوں اور زائرین کی دلچسپی کا محور مشہور ترین پینٹنگ ''مونالزا''،''وینس ڈی ملو'' اور ''اُڑتی فتح'' تھیں۔

جیروم کولیٹ نے اپنی جیب سے واکی ٹاکی نکالا اور تیزی سے فرانسیسی زبان میں بولا''جناب لینگڈن آ گئے ہیں۔دس منٹ لگیں گے''۔

دوسری طرف سے آنے والی آواز لینگڈن کو سمجھ نہیں آئی۔ جیروم نے واکی ٹاکی جیب میں ڈال لیا اور لینگڈن کی طرف مُڑا۔

''کیپٹن آپ کو داخلی دروازے پر ملیں گے''۔

جیروم نے اُن تمام بورڈز کو نظر انداز کر دیا جن پر کسی قسم کی گاڑی عمارت کے اندر داخل کرنے کے ممانعت کی گئی تھی۔ لوورے کا داخلی دروازہ سامنے نظر آ رہا تھا۔اِس کے گرد سات اہرام بنے ہوئے تھے جن میں پانی کے تالاب تھے۔

اہرام-----

لوورے کا نیا بنایا گیا داخلی دروازہ بھی کافی مشہور ہو گیا تھا۔ یہ چینی نژاد امریکی۔آی۔ایم۔پی(I.M. Pi) کا ترتیب کردہ تھا۔ نقاد اگرچہ پی کے اندازِ تعمیر کو عجیب وغریب گردانتے تھے مگر اِس کے ماننے والے اِس ڈیزائن کو قدیم اور جدید انداز کے درمیان ایک رابطہ قرار دیتے تھے۔

''کیا تُمھیں ہمارا اہرام پسند آیا؟''

لینگڈن نے تیوری چڑھائی۔فرانسیسی لوگوں کی پسند کو ناپسند کرنا گویا ایسا ہی تھا جیسا کہ آپ اُن کے مُنہ پر طمانچہ مار رہے ہیں۔

''فرانسس متراں ایک بہادر آدمی تھا''۔کولیٹ بولا۔مرحوم فرانسیسی صدر،جس نے اہرام کا یہ خاکہ تیار کرنے کو کہا تھا اور اُس نے پورے پیرس کو مصر سے لائے ہوئے فرعونی دور کے میناروں سے بھی بھر دیا تھا۔لوگ اُسے ابولہول کہتے تھے۔فرانسس متراں، مصری ثقافت سے گہرا لگاؤ رکھتا تھا۔

''کیپٹن کا نام کیا ہے؟''لینگڈن نے موضوع بدلنے کی کوشش کی۔

''بیزو فاش''۔جیروم نے داخلی دروازے سے داخل ہوتے ہوئے جواب دیا۔''لیکن ہم اُسے'لی ٹاریو' بھی کہتے ہیں''۔

لینگڈن نے عجیب نظروں سے دیکھا۔''کیا تُم اُسے بیل کہتے ہو''۔

جیروم نے نظریں سکوڑیں۔''آپ کی فرانسیسی کافی اچھی ہے''۔

میری فرانسیسی گئی بھاڑ میں۔لینگڈن نے سوچا۔وہ زوڈیاک کے نشانوں کے بارے میں کافی اچھی طرح جانتا تھا۔ٹارس، ہمیشہ بیل کو کہتے ہیں۔علمِ نجوم کے نشانات ساری دُنیا میں ایک جیسے ہیں۔

جیروم نے کار روک کر اہرام کے ایک طرف دوفواروں کے درمیان واقعہ دروازے کے طرف اشارہ کیا۔

''یہ داخلی دروازہ ہے جناب!''

''میں اکیلا جاؤں گا کیا؟''۔

''میرا کام آپ کو صِرف یہاں تک پہنچانا تھا''۔

لینگڈن ایک ٹھنڈی سانس بھرتے ہوئے گاڑی سے باہر آ گیا۔جیروم نے گاڑی سٹارٹ کی اور باہر لے گیا۔

لینگڈن نے گاڑی کو جاتے ہوئے دیکھا اور سوچا کہ وہ یہاں سے نہایت آسانی سے جا سکتا ہے۔بس عمارت سے باہر جاؤ،ٹیکسی پکڑو اور ہوٹل میں جا کر آرام کرو۔لیکن یہ خیال تھوڑا نقصان دہ تھا۔

جیسے ہی وہ فواروں کی طرف بڑھا۔اُسے ایسا لگا جیسے کہ وہ ایک خیالی سرحد پار کر کے دُوسری دُنیا میں جا رہا ہے۔خوابیدہ رات اُس کے حواس پر چھا رہی تھی۔بیس منٹ پہلے وہ اپنے ہوٹل کے بستر پر سویا ہوا تھا۔اب وہ لوورے کے اہرام کے سامنے کھڑا ایک پولیس آفیسر کا انتظار کر رہا تھا۔جِسے اُس کے جونئیر افسر 'بیل' کہتے تھے۔

لینگڈن داخلی دروازے سے داخل ہوا جو کہ ایک بُہت بڑا ریوالونگ ڈور تھا۔سامنے صحن میں ہلکی ہلکی روشنی تھی۔لینگڈن سوچ رہا تھا کہ اُسے دروازہ کھٹکھٹانا چاہئے۔ اُس نے شیشے کا دروازہ بجانے کیلئے ہاتھ اُٹھایا ہی تھا کہ دروازے کے پیچھے سے کوئی نمودار ہوا۔

آدمی قوی الحبثہ اور سانولا تھا جس کے چوڑے چکلے شانے تھے۔پولیس کے یونیفارم کے اوپر اُس نے سیاہ جیکٹ پہن رکھی تھی۔وہ اپنے موبائل فون پر بات کرنے میں مصروف تھا۔جیسے ہی اُس کی بات چیت ختم ہوئی اُس نے لینگڈن کو اندر آنے کا اشارہ کیا۔

''میرا نام بیزو فاش ہے''۔اُس نے کہا۔لینگڈن دروازے سے اندر داخل ہو گیا۔''میں سی ڈی جے پی کا کیپٹن ہوں''۔

''میرا نام رابرٹ لینگڈن ہے''لینگڈن نے مُصافحے کیلئے ہاتھ بڑھایا۔فاش نے لینگڈن کی ہتھیلی کو زور سے تھام لیا۔

''میں نے تصویر دیکھی تھی''۔لینگڈن نے کہا۔''یاک سانئر خود اپنے ساتھ ایسا کیا؟''۔

''مسٹر لینگڈن''اُس کی آنکھیں لینگڈن پر گڑ گئیں۔''جو کُچھ اُس تصویر میں تھا وہ صرف یاک سانئر کی طرف سے ایک آغاز تھا''۔

☆☆☆☆☆☆☆

کیپٹن بیزو فاش واقعی ایک بپھرے ہوئے بیل کی طرح چل رہا تھا۔لینگڈن اُس کے ساتھ قدم ملانے کی کوشش کر رہا تھا۔لوورے کی نچلی منزل پر جاتے ہوئے لینگڈن کو ایک عجیب احساس نے آ گھیرا۔میوزیم میں ایک عجیب طرح کی خاموشی

چھائی ہوئی تھی۔ یہاں تک کہ اُسے اپنے اور بیزو فاش کے قدموں کی آوازیں بھی سُنائی دے رہی تھیں۔میوزیم میں اِدھر اُدھر پولیس کے آدمی بھی نظر آ رہے تھے۔

''کیا تُمیں ہمارا اہرام اچھا لگا''؟ فاش نے اپنا سر اُٹھا کر اہرام کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں، یہ بُہت زبردست ہے''۔لینگڈن نے ٹھنڈی سانس بھری۔

''پیرس کے چہرے پر ایک بدنُما داغ''۔فاش بولا۔

لینگڈن کو لگا کے فاش کو مُطمئن کرنا بُہت مشکل کام ہو گا۔اُس نے سوچا کہ ابھی تو فاشے کو یہ پتہ ہی نہیں ہے کہ اِس اہرام میں شیشے کے ٦٦٦ جوڑ استعمال ہوئے تھے۔اور ٦٦٦ کو شیطان کا ہندسہ کہا جاتا تھا۔عیسائی مذہبی عالم اِس بات پر مُتفق تھے کہ دجال کے جسم پر بھی کسی جگہ ٦٦٦ ہی لکھا ہو گا۔

اب وہ ایک وسیع ہال میں داخل ہو گئے تھے۔یہ ہال لوورے میوزیم میں کُچھ عرصہ پہلے تعمیر کیا گیا تھا اِس کی تعمیر میں سنگِ مرمر استعمال کیا گیا تھا تا کہ اِس کی لوورے کے بیرونی حصے سے مُطابقت رہے۔اِس ہال میں ہر وقت زائرین کھچا کھچ بھرے رہتے تھے مگر اُس وقت یہ ہال قبرستان کی طرح ویران اور پُر سکوت تھا۔

''میوزیم کا ریگولر سیکورٹی سٹاف کہاں ہے''؟لینگڈن نے پُوچھا۔

''قرنطینہ میں''۔بیزو فاش نے ایسے جواب دیا جیسے لینگڈن اُس کی ٹیم پر شک کر رہا ہو۔''ظاہر ہے کوئی آج شام اندر داخل ہو گیا جِسے داخل نہیں ہونا چاہئے تھا۔لوورے کے تمام مُحافظوں سے اِس بارے میں تفتیش کی جا رہی ہے مگر فی الحال میری ٹیم نے سیکورٹی کی جگہ سنبھال لی ہے''۔

لینگڈن نے سر ہلا دیا۔وہ بیزو فاش کے ساتھ قدم ملانے کیلئے تیز تیز چل رہا تھا۔

''تُم یاک سانئیرے کو کتنا جانتے تھے''۔فاش نے پوچھا۔

''درحقیقت بالکُل نہیں ہم کبھی ملے ہی نہیں''

فاش کے چہرے پر حیرت تھی۔''تُم آج رات پہلی دفعہ اُس سے ملاقات کرنے والے تھے''۔

''ہاں۔ہم لیکچر کے بعد آج امریکن یونیورسٹی کے استقبالیہ پر ملنے والے تھے مگر سانئر نہیں آیا''۔

فاش نے چلتے چلتے اپنی نوٹ بُک پر کُچھ الفاظ گھسیٹے۔ چلتے ہوئے لینگڈن کی نظر لوورے کے اُلٹے اہرام پر پڑی۔ یہ ایک بُہت بڑا فانُوس تھا جو کہ چھت سے لٹکا ہوا تھا۔سامنے ایک محرابی ٹنل پر''Denon''کے الفاظ لکھے ہوے تھے۔ یہ میوزیم کا ایک مشہور سیکشن تھا۔

''آج کی مُلاقات کی درخواست کس نے کی تھی''؟ فاش اچانک بولا۔''تُم نے یا اُس نے؟''

لینگڈن کو یہ سوال بُہت عجیب سا محسوس ہوا۔''سانئر نے''۔لینگڈن نے ٹنل میں داخل ہوتے ہوئے جواب دیا۔''اُس کی سیکرٹری نے کُچھ دِن پہلے مُجھ سے ای میل کے ذریعے رابطہ کیا تھا۔سانئر نے سُنا تھا کہ میں پیرس میں لیکچر دینے آ رہا ہوں اور وہ

مُجھ سے ملنا چاہتا ہے''۔

''کیوں؟'' فاش نے کہا۔

''یہ تو مُجھے نہیں پتہ''۔لینگڈن بولا ''شاید اِس کی وجہ یہ تھی کہ ہم دونوں کی دلچسپی کا محور ایک ہی موضوع تھا''۔

فاش کے چہرے پر شک کے سائے لہرا رہے تھے۔ ''تُمھیں یہ تک پتہ نہیں اِس مُلاقات کا مقصد کیا تھا؟''۔

لینگڈن کو واقعی نہیں جانتا تھا۔ وہ پُر تجسُس شخص تھا مگر ہر چیز کی تہہ میں جانا اُسے اچھا نہیں لگتا تھا۔ دوسری طرف یاک سانئرَ اپنی تنہائی پسندی کی وجہ سے مشہور تھا۔ اِس لئے لینگڈن اُس کا مشکور تھا کہ وہ اُس سے ملنا چاہتا ہے۔

''لینگڈن صاحب! کیا آپ یہ اندازہ بھی نہیں لگا سکتے کہ آج کی مُلاقات میں موضوعِ گُفتگو کیا ہوسکتا تھا؟۔ یہ چیز میرے لئے تفتیش میں مددگار ثابت ہوسکتی ہے''

''نہیں''۔ فاشے کے لہجے نے لینگڈن کو بے آرام کر دیا تھا مگر اُس نے پُرسکون انداز میں جواب دیا۔ ''سانئرَ سے ملنا ایک اعزاز کی بات ہے۔ میں اُس کے کام کا مداح ہوں اور اُس کے کام کے حوالے اکثر میں اپنے لیکچروں میں بھی دیتا رہتا ہوں''۔

فاش نے اپنی نوٹ بُک میں کُچھ لکھا اور جیب میں رکھ لی۔

وہ دونوں اب ٹنل کے آدھ میں پُہنچ چُکے تھے اور لینگڈن سامنے دو لفٹیں دیکھ رہا تھا جو کہ ساکت تھیں۔

''اچھا! تُم دونوں کی دلچسپیاں ایک تھیں''۔ فاش بولا۔

''ہاں''۔ لینگڈن جواباً بولا۔ ''پچھلے سال کا زیادہ تر حِصہ ایک کتاب کا مُسوّدہ لکھنے میں گُزارہ ہے جس کے موضوع کا تعلق سانئرَ کی تحقیقات کے مُتعلق تھا۔ میں سوچ رہا تھا کہ مُلاقات کے دوران اُس سے کُچھ رائے بھی لے لوں گا''۔

''میں سمجھا نہیں''۔ فاش نے لینگڈن کی طرف دیکھا۔

''دراصل میں اِس موضوع پر اُس کے خیالات جاننا چاہتا تھا''۔ لینگڈن بولا۔

''اچھا''۔ فاش نے کہا۔ ''کتاب کا موضوع کیا ہے؟''۔

لینگڈن ہچکچایا۔ ''دراصل یہ مُسوّدہ دیویوں کی عبادات اور علامات کے بارے میں ہے، جس کا تعلق نُسوانیت کے تقدّس اور اِس کے ساتھ تعلق رکھنے والے نشانات سے ہے''۔

فاش نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔ ''اور سانئرَ اِس کے بارے میں علم رکھتا تھا''؟

''میرے خیال میں اِس موضوع پر وہ پوری دُنیا میں سب سے زیادہ جانتا تھا''؟

''اچھا!'' فاش نے سر ہلایا۔

لینگڈن نے محسوس کیا کہ فاش کو یاک سانئرَ کی قابلیت کے بارے میں بالکُل پتہ نہیں ہے۔ سانئرَ نہ صرف دیویوں کے مسلک اور مُقدّس نُسوانیت کے بارے میں جنون رکھتا تھا بلکہ لوورے میں اپنے بیس سال کے کام کے دوران اُس نے دیویوں سے تعلق رکھنے والے فن پارے اور نوادرات ہزاروں کی تعداد میں اکھٹے کئے تھے۔ اِن میں یونان میں ڈیلفی کی خانقاہ اور مصر میں

مُقدّس نسوانیت کے مُتعلق نوادرات بھی شامل تھے۔ خاص کر وہ مُجسمے اور پتھر پر نقش کردہ تصاویر جن میں مصر کی دیوی اِسس کو ہورس کے دیکھ بھال کرتے ہوئے دکھایا گیا تھا۔

''کیا یاک سانئرَ تُمہارے مُسوّدے کے بارے میں جانتا تھا؟''۔ فاش نے سوال کیا۔ ''تبھی تو اُس نے یہ مُلاقت طے کی ہوگی''۔

لینگڈن نے نفی میں سر ہلایا۔ ''درحقیقت کسی کو میرے مُسوّدے کے بارے میں علم نہیں ہے''۔

فاش خاموش ہوگیا۔

لینگڈن نے فاش کو یہ وجہ بتانا مُناسب نہ سمجھا کہ ابھی تک اُس نے مُسوّدہ کسی کو کیوں نہیں دکھایا۔ اِس مُسوّدے میں گُمشدہ مُقدس نسوانیت کے بارے میں سینکڑوں علامات اور خاکے شامل تھے جو کہ مذہبی عالموں کی نظر میں آنے کے بعد خاصے مُتنازع ثابت ہوسکتے تھے۔

جب لینگڈن زینوں کے پاس پُہنچا تو اُسے محسوس ہوا کہ فاش اُس کے ساتھ نہیں ہے۔ اُس نے پیچھے مُڑ کر دیکھا تو فاش لفٹ کے سامنے کھڑا ہوا تھا۔

''ہم لفٹ کے ذریعے اُوپر جائیں گے''۔ لفٹ کا دروازہ کھلنے کے دوران فاشے بولا۔ ''گرانڈ گیلری کافی فاصلے پر ہے''۔

اگرچہ لینگڈن جانتا تھا کے لفٹ کے ذریعے وقت کم لگے گا مگر وہ ساکت کھڑا رہا۔

''کیا مسئلہ ہے؟'' فاش نے دروازے پر ہاتھ رکھ کر کہا، وہ بے صبر انظر آ رہا تھا۔

لینگڈن نے لمبی سانس بھری۔ زینوں کی طرف نگاہ دوڑاتے ہوئے اپنے آپ کو مُطمئن کرنے کی کوشش کی۔ لڑکپن میں ایک دفعہ وہ ایک تنگ سے معدوم کنویں میں گر گیا تھا اور جب تک اُسے بچانے کیلئے کوئی آیا نہیں تھا وہ گھنٹوں اُس حبسِ بے جا میں رہا تھا۔ اُس کے بعد سے اُسے تنگ جگہوں سے ڈر سا لگا رہتا تھا۔ لفٹ، زیرِ زمین ریلوے وغیرہ سے اُسے اِسی لئے الرجی تھی۔ وہ اپنے آپ کو سمجھاتے ہوئے لفٹ میں داخل ہوگیا۔

''تمہارے اور سانئرَ کے درمیان آج تک مُلاقات نہیں ہوئی؟'' لفٹ کے چلتے ہی فاش نے اپنا سر موڑا۔ ''کبھی بھی؟ خطوط کا تبادلہ بھی نہیں ہوا؟''

لینگڈن نے نفی میں سر ہلا دیا۔ ''کبھی نہیں''

فاش نے اپنے سر کو جھٹک کر گویا یہ بات اپنے اپنی یادداشت میں محفوظ کر لی۔

جیسے ہی وہ اُوپر جانا شُروع ہوئے لفٹ کی دیواروں سے توجہ ہٹانے کی کوشش کی۔ اُس نے لفٹ کے چمکتے ہوئے دروازے سے بیزو فاش کا عکس دیکھا۔ اُس کی توجہ فاش کی ٹائی پن پر مرکوز ہوگئی۔ یہ ایک صلیب کی شکل میں تھی جو کہ سنگِ سُلیمانی کے تیرہ ٹُکڑوں سے بنی ہوئی تھی۔ لینگڈن کو عجیب سا لگا۔ اِس علامت کو ''Crux Gemmata'' کہا جاتا ہے جس کے ۱۳ ٹُکڑے حضرت عیسیٰؑ اور اُن کے ۱۲ حواریوں کو ظاہر کرتے ہیں۔ لینگڈن نہیں جانتا تھا کہ فرانس جیسے سیکولر مُلک کی پولیس کے کیپٹن کو اپنا

مذہب ظاہر کرنے کی کھُلی اجازت تھی یا نہیں۔
''یہ Crux Gemmata ہے''۔ فاش اچانک ہی بول اُٹھا۔ اُس نے لینگڈن کی توجہ کا مرکز بھانپ لیا تھا۔
لینگڈن نے بوکھلا کر سر اُٹھا کر دیکھا تو دروازے میں اپنے عکس پر فاش کی نظریں جمی ہوئی دکھائی دیں۔
لفٹ کے رُکتے ہی دروازہ کھُلا اور لینگڈن نے شُکر ادا کیا۔ وہ تیزی سے لفٹ سے باہر نکل آیا۔ لوورے کے اُونچی چھتیں کُشادگی کا احساس دلاتی تھیں۔ لفٹ سے باہر نکلتے ہی وہ ٹھٹک کر رہ گیا۔
فاش نے اُس پر نظر دوڑائی۔ ''ایسا لگتا ہے تُم لوورے میں دِن کے وقت ہی آتے رہے ہو۔''
دِن کے وقت لوورے کی گیلریاں نہایت ہی روشن اور سیاحوں سے کھچا کھچ بھری ہوتی تھیں مگر اِس وقت ہر طرف اندھیرا اور ویرانی چھائی ہوئی تھی۔ سفید روشنیوں کی بجائے ہر جگہ ہلکی سُرخ بتیاں جل رہی تھیں، جس سے ویرانی کے احساس میں بڑھ گیا تھا۔ بُہت مدہم سے یہ روشنیاں فن پاروں کو خراب ہونے سے بچاتی ہیں۔ لینگڈن کو لوورے ایک ویران سا محل لگ رہا تھا جہاں ہر طرف عجیب سی تاریکی چھائی ہوئی تھی۔
''اِس طرف''۔ فاش نے کہا اور تیزی سے بائیں طرف مُڑ کر وہ آپس میں مُربط گیلریوں کی طرف جانے لگا۔ لینگڈن اُس کے پیچھے ہولیا۔ وہ اپنی آنکھوں کو اندھیرے سے مانوس کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ دُنیا کے مشہور فن پارے تاریکی میں اُسے اپنے آپ کو گھورتے محسوس ہوئے۔ اُونچی دیواروں پر لگے ہوئے سیکورٹی کیمرے زائرین کو صاف پیغام دے رہے تھے کہ وہ حفاظتی ٹیم کی نظروں میں ہیں۔
''کیا اِن میں سے کوئی اصلی بھی ہے؟'' لینگڈن نے کیمروں کی طرف اشارہ کیا۔
فاش نے اپنا سر نفی میں ہلا دیا۔
لینگڈن حیران نہیں تھا کیونکہ اتنے بڑے میوزیم میں کیمروں کا استعمال بُہت مہنگا اور بے سود تھا۔ کئی ایکڑ پر پھیلی ہوئی راہداریوں کو سکرینوں پر دیکھنے کیلئے سینکڑوں مُلازمین چاہئیں تھے۔ دُنیا کے بڑے بڑے عجائب گھروں میں آج کل دوسری طرح کی حفاظتی تدابیر اختیار کی جاتی ہیں۔ گیلریوں کے آغاز اور اختتام پر فولادی سلاخیں لگائی جاتی ہیں اور اگر کوئی کسی فن پارے کو چھیڑے یا اُتارنے کی کوشش کرے تو یہ سلاخیں نیچے گر کر اُس راہداری کو بند کر دیتی تھیں اور یوں اگر کوئی چوری کی کوشش کرتا تو وہ گیلری میں ہی مقید ہو جاتا۔ راہداری بند ہوتے ہی خطرے کی گھنٹیاں بھی بجنا شُروع ہو جاتی تھیں تاکہ حفاظتی سٹاف کو بھی خبر ہو جائے۔
یہ حفاظتی تدابیر زائرین کے اوقات کار کے بعد کام کرنا شُروع ہو جاتی تھیں۔ سنگِ مرمر سے بنے ہوئی سامنے نظر آنے والی راہداری میں آوازوں کی گونج سُنائی دے رہی تھی۔ راہداری میں سے روشنی بھی باہر آتی نظر آ رہی تھی۔
''یہ سانئرَ کا دفتر ہے''۔ فاش نے ایک کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔ لینگڈن بھی اُس کے پیچھے پیچھے کمرے میں داخل ہو گیا۔

فاشے کا دفتر نہایت پُر تکلف تھا اور اِس کی آرائش و زیبائش میں سانئرَ کی فن سے محبت چھلک رہی تھی۔ کمرے کے درمیان میں ایک نہایت ہی پُرانا ڈیسک تھا جس پر ایک مُکمل طور پر زرّہ بکتر نائٹ (Knight) کا مُجسمہ پڑا ہوا تھا۔ دیواروں پر قدیم فن پارے آویزاں تھے۔ اِس وقت یہ کمرہ پولیس چوکی کا منظر پیش کر رہا تھا۔ کوئی چھ سات پولیس والے کمرے میں موجود تھے۔ ہر کوئی اپنے اپنے کام میں مگن تھا۔ ایک پولیس والا سانئرَ کے میز پر براجمان لیپ ٹاپ پر کُچھ ٹائپ کر رہا تھا۔ اُن دونوں کے اندر داخل ہوتے ہی سب کی توجہ چند لمحے اُن پر مرکوز ہوئی مگر پھر وہ اپنے اپنے کام میں مُنہمک ہو گئے۔
''میری بات سُنو''۔ فاش کے کہنے پر سب نے مُڑ کر دیکھا۔ ''میری اجازت کے بغیر کوئی گرانڈ گیلری میں مت جانے پائے''
فاش نے فرانسیسی زبان استعمال کی تھی مگر لینگڈن تھوڑی بہت فرانسیسی تو سمجھتا ہی تھا۔ دفتر میں موجود تمام پولیس والوں نے سر ہلا دیا۔
وہ کمرے کے دوسرے دروازے سے نکل کر ایک بڑی راہداری میں آ گئے۔ کُچھ دُور لوورے کی سب سے مشہور گرانڈ گیلری کا دروازہ نظر آ رہا تھا جس میں دُنیا کی مشہور ترین پینٹنگز آویزاں تھیں۔ لینگڈن کو اندازہ ہو گیا کہ یاک سانئرَ کی لاش یہیں کہیں پڑی ہو گی۔ جیسے ہی وہ وہاں داخلے کے پاس پُہنچے تو لینگڈن نے دیکھا کہ راستہ سٹیل کی بڑی بڑی سلاخوں سے بند ہے۔
''حفاظتی نظام''۔ فاش نے دروازے کے پاس پُہنچتے ہوئے کہا۔
لینگڈن نے سلاخوں کے پاس پُہنچ کر اندازہ لگایا کہ گیلری کے اندر مدہم روشنیاں موجود ہیں۔
''پہلے تُم''۔ فاش نے کہا۔
''مگر کہاں''۔ لینگڈن نے مُڑ کر اُسے دیکھا۔
فاش نے سلاخوں کی نچلی طرف اشارہ کیا۔ لینگڈن کی نگاہ وہاں گئی تو اُسے پتا چلا کہ سلاخیں زمین سے کوئی دو فُٹ اوپر اُٹھی ہوئی ہیں۔
''یہ حِصّہ ابھی لوورے کی اپنی سیکورٹی کی دسترس سے باہر ہے''۔ فاش نے کہا۔ میری تیکنیکی ٹیم نے اپنا کام مُکمل کر لیا ہے'' اُس نے پھر نیچے کی طرف اشارہ کیا۔ ''براہِ مہربانی اندر داخل ہو جاؤ''۔
لینگڈن نے اُس تنگ سے راستے کو دیکھا۔ اُسے لگا کہ شاید فاش مذاق کر رہا ہے۔ فاش فرانسیسی میں کُچھ بُڑبُڑایا اور اپنی گھڑی پر نظر ڈالی۔ پھر ایک دم وہ اپنے گھُٹنوں کے بل جُھکا اور رینگتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔ اندر جا کر وہ کھڑا ہو گیا اور مُڑ کر لینگڈن کی طرف دیکھا۔ لینگڈن آہ بھر کر رہ گیا۔ اُس نے جھُک کر اپنی ہتھیلیاں سنگِ مرمر کے فرش پر ٹِکائیں اور رینگنے کی کوشش کی۔ اِس کوشش میں اُس کا کوٹ سلاخوں میں اڑ گیا اور اُس کا سر بھی سلاخوں سے جا ٹکرایا۔ آخر کار وہ پار چلا ہی گیا۔ جب وہ کھڑا ہو رہا تھا تو اُس کی چھٹی حس اُسے احساس دلا رہی تھی کہ وہ کسی بڑی مُشکل میں پھنسنے والا ہے۔
☆☆☆☆☆☆☆
اوپس ڈائی کا ہیڈکوارٹر انیو یارک میں ۲۴۳ لیکسینگٹن ایونیو پر واقع ہے۔ یہ عمارت ۴۷ملین ڈالر لاگت سے تعمیر

ہوئی ہے ہے جو کہ ۳۳۰،۰۰۰ مربع فٹ پر پھیلی ہوئی ہے۔ اِس کی تعمیر میں سُرخ پتھر اور انڈیانا کا پتھر استعمال ہوا ہے۔ اِس عمارت کا ڈیزائین مے پنسکا نامی کمپنی کا تیار کردہ ہے اور اِس میں سو سے زیادہ کمرے، چھ ڈائننگ روم، لائبریریاں اور مُختلف دفاتر شامل ہیں۔ دوسری، آٹھویں اور سولہویں منزل پر چرچ موجود ہیں۔ سترہویں منزل پر صرف رہائشی کمرے ہیں۔ مردوں کیلئے داخلی راستہ سامنے سے اور عورتوں کیلئے ذیلی گلی میں ہے جبکہ عمارت کے اندر عورتیں اور مرد بالکل علحدہ رہتے ہیں۔

اوپس ڈائی کا سربراہ مینوئل ارنگروسا ایک چھوٹا سفری بیگ تیار کئے بیٹھا تھا۔ وہ سیاہ رنگ کی روائتی پوشاک پہنے ہوئے تھا۔ عام طور پر وہ اپنی کمر کے گرد گلابی رنگ کا کپڑا باندھتا تھا لیکن آج وہ عام لوگوں کی توجہ اپنی طرف مرکوز نہیں کروانا چاہتا تھا۔ اُس کی انگلی میں ۱۴ کیرات سونے کی ایک انگوٹھی تھی جس میں ہیرے بھی جڑے ہوئے تھے۔ اُس نے سفری بیگ اپنے کندھے پر ڈالا، دھیمے لہجے میں دُعائیہ کلمات پڑھتا ہوا اپنے کمرے سے باہر آ گیا۔ باہر لابی میں ڈرائیور موجود تھا جو اُسے ائرپورٹ چھوڑنے والا تھا۔

کُچھ دیر بعد وہ ایک طیارے کی سیٹ پر بیٹھا محوِ سفر تھا۔ اُس نے جہاز کی کھڑکی سے باہر بحرِ اوقیانوس کے سیاہ پانیوں کو دیکھا۔ سورج کُچھ دیر پہلے غُروب ہو چُکا تھا مگر ارنگروسا کو پتہ تھا کہ اُس کا اپنا ستارہ عُروج پر جانے والا ہے۔ اُس نے سوچا کہ کُچھ عرصہ پہلے وہ اُن طاقتوں کے سامنے بے بس نظر آ رہا تھا جو اُس کی شُہرت کے درپے تھیں۔ اوپس ڈائی کے صدر کی حیثیت سے ارنگروسا نے ہمیشہ خُدا کا پیغام لوگوں تک پُہنچایا تھا۔ اوپس ڈائی کی بُنیاد ۱۹۲۸ میں ایک ہسپانوی پادری جوزیمار ایسکریوا نے رکھی تھی۔ اُس کا مقصد تھا کہ کیتھولک چرچ اپنی پُرانی روایات کی طرف واپس آ جائے اور وہ اوپس ڈائی کے ارکان کو خُدا کا پیغام لوگوں تک پُہنچانے کیلئے قُربانی کا سبق دیتا تھا۔ ایسکریوا کا روائتی فلسفہ سپین میں جنرل فرانکو کے اقتدار سے پہلے جڑیں پکڑ چُکا تھا اور جب اُس کی کتاب منظرِ عام پر آئی تو اُسے دُنیا بھر میں بُہت تقویت حاصل ہوئی۔ موجودہ دور میں اِس کتاب کی چالیس ملین کاپیاں فروخت ہو چُکی تھیں اور اِس کا ترجُمہ دُنیا کی ۴۲ زبانوں میں ہو چُکا تھا۔ اوپس ڈائی اب ایک بڑی طاقت بن چُکا تھا۔ اِس کی اپنی رہائش گاہیں تھیں، اپنے تعلیمی مراکز حتّیٰ کے یونیورسٹیاں بھی تھیں۔ اوپس ڈائی اس وقت دُنیا میں سب سے مظبوط کیتھولک ادارہ تھا۔ لیکن ارنگروسا جانتا تھا کہ مذہبی انتہا پسندی کے اِس دور میں اِس کی ترقّی لوگوں کیلئے مشکوک تھی۔ صحافی اِسے برین واشنگ کرنے والا ادارہ کہتے تھے اور انتہا پسند خُفیہ کیتھولک تنظیم کہتے تھے۔ وہ اِن باتوں کی تردید کرتے ہوئے کہتا تھا کہ وہ کیتھولک چرچ کا حِصہ ہیں اور اِس فرقے میں وہ لوگ شامل ہوتے ہیں جو کہ روائتی کیتھولک نظریات پر سختی سے کاربند رہنا چاہتے ہیں۔ اُس سے یہ سوال کیا جاتا تھا کے کیا خُدا کا پیغام عام کرنے کیلئے جسمانی اذیّت ضروری ہے تو وہ یہ جواب دیتا تھا کہ صحافی حضرات اوپس ڈائی کے ایک چھوٹے سے طبقے کی بات کرتے ہیں جبکہ اوپس ڈائی کے کئی ارکان شادی شُدہ بھی ہیں اور عام زندگی گُزار رہے ہیں۔ وہ تمام لوگ خُدا کی طرف سے سونپے ہوئے کام اپنے انداز میں کرتے ہیں۔ بُہت سارے لوگ عام زندگی سے ہٹ کر اوپس ڈائی کے دفاتر اور رہائش گاہوں میں زندگی گُزارنا چاہتے ہیں۔ اوپس ڈائی کا مقصد خُدا کا پیغام عام کرنا ہے جو کہ ایک قابلِ تعریف کام ہے۔ اِن وجوہات کے باوجود اوپس ڈائی مُختلف سکینڈلوں کی زد میں رہا کرتی

تھی۔

بُہت سے دوسرے فرقوں اور مذہبی اداروں کی طرح یہاں بھی گندی مچھلیاں موجود تھیں جو اِس ادارے کی بدنامی کا سبب بنتی تھیں۔ دو ماہ پہلے اوپس ڈائی کے کُچھ ارکان، اس فرقے میں شامل ہونے والے نئے طالبعلموں کو منشیات دیتے ہوئے پکڑے گئے تھے۔ اُن کے خیال میں ایک خاص قسم کی منشیات کے استعمال سے بہت پُرسکون قسم کا مذہبی تجربہ حاصل ہو سکتا ہے۔ ایک اور یونورسٹی کے طالبعلم نے اوپس ڈائی کی طرف سے دی جانے والی خارزار بیلٹ کا ذرا زیادہ ہی استعمال کر لیا تھا جس کی وجہ سے اُسے انفیکشن ہو گئی تھی۔ بوسٹن میں ایک جواں سال کاروباری نے اپنی زندگی کی تمام جمع پُونجی اوپس ڈائی کے نام کر کے خُود کشی کر لی تھی۔

گُمراہ بھیڑ بکریاں۔ ارنگروسا نے سوچا۔ سب سے زیادہ قابلِ شرمندگی واقع (F.B.I) ایجنٹ رابرٹ ہینسن کا کیس تھا۔ وہ اوپس ڈائی کا ایک اہم رُکن تھا۔ اُس نے اپنے کمرے میں ایک کیمرہ لگا رکھا تھا اور اپنی ذاتی زندگی کی ویڈیو اپنے دوستوں کو دکھایا کرتا تھا۔ قابلِ افسوس یہ تھا کہ یہ سب کہانیاں اوپس ڈائی کے سابقہ ارکان نے بنائے ہوئے گروپ نے اپنی ویب سائٹ پر جاری کی تھیں جو لوگوں کو اوپس ڈائی کا رُکن بننے سے روکنا چاہتے تھے۔ میڈیا اب اوپس ڈائی کو ’’خُدائی مافیا‘‘ اور ’’مسیحی فرقہ‘‘ کہتے تھے۔

ہم اُس چیز سے ڈرتے ہیں جو ہماری سجھ سے بالاتر ہوتی ہے۔ ارنگروسا نے سوچا۔ نقادوں کو یہ پتہ نہیں ہے کہ اوپس ڈائی نے کتنی زندگیاں بدل ڈالی ہیں۔ اوپس ڈائی کو ویٹیکن کی مُکمل حمایت حاصل تھی۔ اور پوپ ذاتی طور پر اِس کا رہنُما تھا۔

حال ہی میں ایک اور طاقت نے اوپس ڈائی کو خطرے میں ڈال رکھا تھا۔ یہ طاقت میڈیا سے بھی زیادہ مظبوط تھی۔ پانچ ماہ پہلے اِس طاقت نے ارنگروسا کو ہلا کر رکھ دیا تھا اور ابھی تک وہ اِس ضرب کے اثرات محسوس کر رہا تھا۔

’’اُنہیں خود پتہ نہیں ہے کہ اُنہوں نے کونسی جنگ شُروع کر دی ہے‘‘۔ ارنگروسا نے کھڑکی میں سے تاریک سمندر کو دیکھتے ہوئے خُود کلامی کی۔ کُچھ دیر کیلئے اُس کی آنکھوں کے سامنے ایک لمبا چوڑا چہرہ آیا۔ جس پر بڑا سا ہیٹ چھایا ہوا تھا اور اُس کی ناک بھدی سی تھی۔ شاید کسی نے اُس کی ناک مُکّے سے توڑ ڈالی تھی۔ اُسے یاد آیا کہ یہ تب کا واقعہ تھا جب وہ سپین میں ایک نوجوان مُبلغ کی حیثیت سے زندگی گُزار رہا تھا۔ اُس کی جوانی کی شکل وصورت باقی نہیں رہی تھی مگر ارنگروسا شکل وصورت سے زیادہ روحانیت پر یقین رکھتا تھا۔

سفر کافی گُزر چُکا تھا۔ جب جہاز پُرتگال کے اوپر سے گُزرا تو اُس کے لباس میں موجود مُوبائل تھرتھرانا شُروع ہو گیا۔ اگرچہ اُسے پتہ تھا کہ ہوائی سفر کے دوران موبائل کا استعمال ممنوع ہے مگر یہ ایک نہایت ضروری کال تھی۔ یہ موبائل فون ارنگروسا کو کورئیر کے ذریعے بھیجا گیا تھا اور اِس کا نمبر صرف بھیجنے والے کے پاس تھا۔

مُتوقع خوشخبری کی وجہ سے اُس کا لہجہ پُرجوش تھا۔ ’’ہاں‘‘۔

’’سیلاس نے پتھر ڈُھونڈ لیا ہے‘‘۔ کال کرنے والے نے کہا ’’اور یہ پیرس کے سینٹ سلپس چرچ میں ہے‘‘۔

ارنگروسا مُسکرایا۔ ''تب تو ہم بہت نزدیک ہیں''۔

''ہم اِسے فوری طور پر بھی حاصل کرسکتے تھے''۔ آدمی نے کہا۔ ''مگر ہمیں آپ کی مدد چاہیئے۔

''بتاؤ میں تُمہارے لئے کیا کرسکتا ہوں؟''۔

جب ارنگروسا نے موبائل فون بند کیا تو اُس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔ اُس کی نظر ایک بار پھر رات کی تاریکی پر متوجہ ہوگئی۔ آنے والا وقت اپنے دامن میں اُس کیلیئے کامیابیاں سمیٹے ہوئے تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

سیلاس نے غُسل خانے میں جاکر اپنی خون آلود کمر صاف کی۔

وہ ایک ایسے احساس میں مُبتلا تھا جو اِس سے پہلے اُسے کبھی نہیں ہوا تھا اور اِس احساس کی وجہ سے وہ حیران بھی تھا اُس کے جسم میں گویا بجلیاں سی کوندرہی تھیں۔ پچھلے دس سال سے وہ اپنے گُناہوں کی بخشش کیلیئے مگن تھا۔ جِس ماضی کو بھولنے کیلیئے اُس نے اِتنی جدوجہد کی تھی وہ ماضی پھر اُس کے سامنے آگیا تھا۔ اُس کے دماغ میں ماضی کی نفرت بھی واپس اود آئی تھی۔ اِس کے ساتھ اُس کی مہارت اور ہاتھ کی صفائی بھی لوٹ آئی تھی۔

پچھلے دس سال سے سیلاس حضرت عیسٰی کی دی ہوئی امن و محبت کی تعلیم پر عمل کررہا تھا۔ یہ تعلیم اُس کے دل میں گھر کرچُکی تھی مگر اِس پیغام کے دُشمن اب تباہی کی دھمکیاں دے رہے تھے۔ گویا وہ لوگ خُدا کا مقابلہ کرنا چاہتے تھے۔ دو ہزار سال سے عیسائیوں نے اپنی تعلیمات کی حفاظت اپنی جانیں قُربان کرکے کی تھی۔ آج سیلاس بھی اِس جنگ کا حصہ بن چُکا تھا۔ اپنی کمر کو سُکھاتے ہوئے، اُس نے پوشاک پکڑی جو سیاہ اور سادہ اُون سے بنی ہوئی تھی۔ اُس نے پوشاک اُوپر اُٹھا کر آئینے میں اپنے عکس کو سراہا۔

☆☆☆☆☆☆☆

لینگڈن گرانڈ گیلری میں پھیلی ہوئی گہری تاریکی کی طرف دیکھ رہا تھا۔ گیلری کی دیواریں قریباً تیس فٹ اونچی تھیں۔ تمام گیلری میں سُرخ بتیاں، ڈاونچی، تِشئین اور کاراواجیو کی پینٹنگز سے مُنعکس ہوکر عجیب سا تاثُر دے رہی تھیں۔ دیواروں سے تاروں کے ذریعے لٹکے ہوئے فن پاروں میں زندگی کے مُختلف مناظر تھے، یہاں مذہبی، سماجی زندگی سے مُتعلق اور کئی مشہور شخصیات کی تصاویر بھی فن پاروں کی صورت میں موجود تھیں۔

گرانڈ گیلری کا چوبی فرش نہایت ہی خوب صورت تھا۔ جب زائرین اِس فرش پر چلتے تھے تو یوں محسوس کرتے تھے کہ وہ رنگ بدلتے فرش پر چل رہے ہیں۔ لینگڈن نے جب نظر اِدھر اُدھر دوڑائی تو اُسے تھوڑی دور فرش پر کوئی چیز پڑی نظر آئی، شاید یہ کوئی پینٹنگ تھی۔ اِس کے گرد پولیس کی حفاظتی ٹیپ لگی ہوئی تھی۔

''کاراواجیو؟''۔ لینگڈن فاش کی طرف مُڑ جس نے دیکھے بغیر سر ہلا دیا۔ اِس پینٹنگ کی مالیت لینگڈن کے خیال میں کئی ملین ڈالر تھی۔ مگر یہ کسی فالتو گتے کی طرح فرش پر پڑی تھی۔

''یہ یہاں فرش پر کیا کررہی ہے''۔

''لینگڈن صاحب! یہ جائے واردات ہے اور ہم نے یہاں کسی چیز کو چھیڑا ابھی نہیں۔ یہ پینٹنگ سانئیر نے دیوار پر سے اُکھیڑی تھی جس کی وجہ سے خُودکار حفاظتی نظام حرکت میں آگیا تھا''۔ فاش مُڑے بغیر بولا۔

لینگڈن نے واپس سلاخوں والے دروازے کو دیکھا۔ وہ اندازہ لگانے کی کوشش کررہا تھا کہ وہاں کیا واقعہ پیش آیا ہوگا۔

''سانئیر پر دفتر میں حملہ کیا گیا تھا، وہ بچتے بچتے گرانڈ گیلری میں آگیا تھا اور سیکورٹی گیٹ کو بند کرنے کیلیئے اُس نے یہ فن پارہ اپنی جگہ سے ہلا دیا اور دروازہ یکدم بند ہوگیا۔ اندر باہر داخلہ صرف اِس دروازے سے مُمکن تھا''۔

لینگڈن اُلجھ گیا۔ ''اچھا تو سانئیر نے دراصل حملہ آور کو گیلری میں قید کرلیا تھا''۔

فاش نے ناں میں سر ہلایا۔ ''حفاظتی دروازے کی وجہ سے سانئیر حملہ آور سے تھوڑا دُور ہوگیا تھا مگر قاتل نے سانئیر کو باہر سے ہی گولی مار ڈالی تھی''۔ فاش نے اُس جگہ کی طرف اشارہ کیا جہاں سے وہ اندر داخل ہوئے تھے۔ ''میری ٹیم کو وہاں سے گولی کا خول بھی ملا ہے''۔

لینگڈن کے ذہن میں سانئیر کی لاش والی تصویر کا خیال آیا۔ کولیٹ تو کہہ رہا تھا کہ اُس نے یہ سب اپنے ساتھ خُود کیا ہے۔

لینگڈن نے راہداری پر نگاہ دوڑائی۔ ''اُس کی لاش کہاں ہے''۔

فاش نے اپنی ٹائی پن پر لگی صلیب کو سیدھا کیا اور چلنا شُروع ہوگیا۔ ''تم تو جانتے ہی ہو کہ گرانڈ گیلری کافی لمبی ہے''۔

لینگڈن نے سوچا کہ شاید اِس کی لمبائی کوئی پندرہ سو فُٹ ہے۔ اگر واشنگٹن کی تین یادگاروں کو بھی اکٹھا کرکے لٹا دیا جائے تو شاید ہی اتنی لمبائی بنے۔ اِس کی چوڑائی بھی ٹھیک ٹھاک تھی اور اِس میں آسانی سے دو ٹرینیں سما سکتی تھیں۔ راہداری کے درمیان آنے اور جانے والے لوگوں کو تقسیم کرنے کیلیئے تھوڑے تھوڑے فاصلے پر مُجسمے وغیرہ رکھے ہوئے تھے۔ فاش اب خاموشی سے راہداری کے دائیں طرف چل رہا تھا اور اُس کی نظریں سامنے کی طرف مرکوز تھیں۔ لینگڈن نے فاش کا اِتنے مشہور زمانہ فن پاروں کے درمیان سے یوں توجہ دیئے بغیر گُزر جانے کو سخت ناقدری جانا۔ پھر اُس نے سوچا کہ اِتنی مدھم روشنی میں تو وہ بھی اِتنے مشہور فن پاروں کو پہچان نہیں سکتا۔ مدھم قرمزی روشنیوں کو دیکھ کر اُسے رُوم کا واقعہ یاد آگیا۔۔ اِسے وِٹوریا کی یاد آئی اُسے کئی ماہ بعد وِٹوریا کا خیال آیا تھا۔ لینگڈن حیران تھا کہ رُوم کا واقعہ بس ایک سال ہی پُرانا تھا۔ وقت بھی کتنا جلدی گُزر جاتا ہے۔ دسمبر میں وِٹوریا نے اُسے خط لکھا تھا کہ وہ طبیعات کی کیسی تحقیق کے سلسلے میں جاوا (انڈونیشیا) جارہی ہے۔ لینگڈن کو وِٹوریا کے بارے میں کوئی خوش فہمی نہیں تھی کہ وہ اُس کے ساتھ زِندگی گُزارنا چاہتی تھی لیکن رُوم میں اُن دونوں کی مُلاقات نے لینگڈن کے سوئے ہوئے احساسات کو جگا دیا تھا۔ وہ غیر شادی شُدہ زندگی خوشی سے گُزار رہا تھا مگر وِٹوریا سے مُلاقات نے اُس کی سوچ کی بُنیادیں ہلا دی تھیں۔ وِٹوریا سے مُلاقات کے بعد سے اب تک وہ اپنے آپ کو خالی خالی سا محسوس کررہا تھا۔

گرانڈ گیلری میں وہ اور فاش کافی آگے تک آگئے تھے مگر سانئیر کی لاش ابھی تک نظر نہیں آئی تھی۔ وہ حیران تھا کہ سانئیر نے گولی کھانے کے بعد بھی اتنا فاصلہ طے کرلیا تھا۔ نہ جانے وہ گرانڈ گیلری میں اِتنا آگے تک کیا کرنے آیا تھا۔

''کیا وہ اِتنا آگے تک آ گیا تھا''؟ وہ اپنے خیال کا اظہار فاش سے کئے بنا نہ رہ سکا۔

''سانئرَ کو معدے میں گولی لگی تھی'' فاش بولا۔ ''وہ بہت آہستہ آہستہ موت کی آغوش میں گیا تھا۔ شاید پندرہ یا بیس منٹ لگے ہوں گے۔ مگر تھا وہ بہت مظبوط آدمی''۔

لینگڈن کو حیرت محسوس ہوئی۔ ''کیا میوزیم کی سیکورٹی کو یہاں آنے میں پندرہ منٹ لگ گئے''؟

''بِالکُل نہیں''۔ فاش نے جواب دیا۔ ''لُوورے کی سیکورٹی تو فوراً اگرانڈ گیلری کے باہر پُہنچ گئی تھی۔ اُنہوں نے بند دروازے سے سانئرَ کو حرکت کرتے بھی دیکھ کر اُسے بُلایا بھی تھا مگر اُس کی طرف سے جواب نہ ملنے پر شاید وہ اُسے چور ہی سمجھ بیٹھے تھے۔ کوئی جواب نہ آنے پر اُنہوں نے پُولیس کو بُلا لیا۔ ہم قریباً پندرہ منٹ میں پہنچے اور اپنی اپنی جگہیں سنبھال لیں اِس کے بعد میں نے اپنے چند سپاہیوں کو وہیں سے اندر بھیجا جہاں سے ہم ابھی داخل ہوئے ہیں۔ اُنہیں تھوڑا آگے تک کوئی نہیں مِلا''۔

فاش نے آگے کی طرف اشارہ کیا تو لنگڈن سمجھا کہ شاید وہ پتھر کے ایک مُجسمے کی طرف اِشارہ کر رہا ہے۔ مگر کُچھ آگے چل کر لینگڈن نے تیز قرمزی رنگ کی روشنی دیکھی جو کہ گیلری کو کُچھ روشن کر رہی تھی۔ یہ روشنی سپاٹ لائٹ کی طرح پھیلی ہوئی تھی اور اِس سے بننے والے دائرے کے بِالکُل درمیان میں ایک لاش یوں پڑی ہوئی تھی جیسے خوردبین کے عدسے کے نیچے کوئی کیڑا پڑا ہو۔ لینگڈن نے ایسا منظر کبھی فلموں میں بھی نہیں دیکھا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

سانیئرے کی لاش بِالکُل ویسے کی ویسے ہی پڑی تھی جیسی کہ لینگڈن نے تصویر میں دیکھی تھی۔ لینگڈن کو سانئرَ کی بہادُری پر حیرت ہوئی۔ واقعی مرتے ہوئے انسان کیلئے اپنے جسم کو ایسی حالت میں ترتیب دینا بہت مُشکل کام تھا۔ سانئرَ اپنی عُمر کے حسابسے کافی صحت مند تھا۔ اُس کا جِسم بِالکُل برہنہ تھا اور وہ کمرے کے بِالکُل وسط میں پڑا ہُوا تھا۔ اُس کی ٹانگیں اور بازو بِالکُل ایسے پھیلے ہوئے تھے جیسے عُقاب اپنے پر پھیلاتا ہے۔ اُس کی بائیں پسلی کی نیچے ایک سوراخ تھا۔ گولی کا سوراخ۔ گولی سانئرَ کے جسم میں گُھس گئی تھی مگر حیرت انگیز طور پر اُس کے جسم سے خُون بہت کم نکلا تھا۔ سانئرَ کے بائیں ہاتھ کی شہادت کی اُنگلی خُون آلود تھی۔ شاید اُس نے اُنگلی کو اپنے ہی خُون میں ڈبوئے رکھا تھا۔ جب لینگڈن نے اُس کے سینے پر نگاہ ڈالی تو اُسے پتہ چل گیا کہ سانئرَ نے ایسا کیوں کیا تھا۔

سانئرَ کے سینے پر پانچ کونوں والا ستارہ بنا ہوا تھا۔

(Pentacle)۔

خونی ستارے کا مرکز بِالکُل سانئرَ کی ناف کی جگہ تھا۔ یہ منظر لاش کو مزید خوفناک بنا رہا تھا اور لینگڈن کو اپنی رگوں میں خُون منجمد ہوتا محسُوس ہوا۔

'اُس نے اپنے ساتھ یہ سب خُود کیا'۔ وہ خوف اور حیرت سے سوچ کر رہ گیا۔

''لینگڈن صاحب''! فاش نے لینگڈن کو مُخاطب کیا۔

''یہ پانچ کونوں والا ستارہ ہے''۔ لینگڈن بولا۔ ''اِس دُنیا میں استعمال ہونے والی علامات میں سب سے قدیم۔ چار ہزار سال قبل مسیح سے استعمال میں ہے یہ۔

''یہ کیا معنی رکھتا ہے''؟ فاش سوچتے ہوئے بولا۔

لینگڈن اِس طرح کے سوالوں کے جواب دیتے ہوئے اکثر ہچکچا جاتا تھا۔ ایک علامت مُختلف اِنسانوں کیلئے مُختلف معنی رکھیتی ہے۔ ویسے ہی جیسے ایک گانا مُختلف لوگوں کیلئے مُختلف احساسات کی ترجُمانی کرتا ہے''۔ کُوکُکس کلین (Ku-Kux-Klan) کا سفید کپڑا امریکہ میں نسل پرستی کی علامت سمجھا جاتا ہے مگر یہی نشان سپین میں مذہبی وفاداری کی علامت ہے۔

''مُختلف حالات میں علامات مُختلف معانی رکھتی ہیں''۔ لینگڈن نے کہا۔ ''عام طور پر یہ ستارہ فطرت پرست لوگوں یا دیوی دیوتاؤں کو ماننے والوں کی علامت ہے''۔

فاش نے سر ہلایا۔ ''یعنی شیطان پرستی''۔

''نہیں''۔ لینگڈن فوراً ابولا اُسے یہ احساس ہو گیا تھا کہ اُسے واضح اور صاف الفاظ کا استعمال کرنا چاہئیے۔ آج کل فطرت پرستی (Paganism) کا مطلب شیطان پرستی ہی لیا جاتا ہے جو کہ سراسر غلط ہے۔ (Pagan) کا لفظ لاطینی زبان کے لفظ (Paganus) سے نکلا ہے جس کا مطلب ہے دیہاتی لوگ۔ قدیم دور میں بے مذہب () لوگ زیادہ تر دیہی علاقوں کے رہنے والے تھے اور شہری علاقوں کے مذاہب سے بِالکُل نابلد تھے۔ وہ لوگ اپنے پُرانے فطرت پرست مذاہب پر ہی ڈٹے ہوئے تھے۔ عیسائی چرچ کو اِن لوگوں کا اِتنا ڈر تھا کہ گاؤں (Village) سے ایک لفظ (Villain) جس کا مطلب تھا 'بُری رُوح کا مالک'۔

''پانچ کُونی ستارہ''۔ لینگڈن نے تصیح کی۔ ''یہ عیسائیت سے پہلے کا نشان اور فطرت پرستی کی علامت تھی۔ پُرانے دور کے انسان اپنی دُنیا کو دو حِصّوں میں بانٹتے تھے۔ مُذکّر اور موئنث۔ اُن کے دیوتا بھی ہوتے تھے اور دیویاں بھی۔ دیوی اور دیوتا طاقت کا توازن برقرار رکھنے کی کوشش کیا کرتے تھے۔ جب مُذکّر اور موئنث مُتوازن ہوتے تھے تو دُنیا میں امن اور سکُون ہوتا تھا ورنہ افراتفری''۔

لینگڈن نے سانئرَ کے پیٹ کی طرف اِشارہ کیا ''یہ سِتارہ موئنث کی علامت ہے اور مذہبی تاریخ دان اُسے مُقدّس نسوانیت کہتے ہیں یا پھر خُداداد نُسوانیت۔ سانئرَ تو یقیناً اِس بات کو جانتا ہوگا''۔

''اگر یہ ایک نُسوانی نشان ہے تو سانئرَ نے اپنے جسم پر یہ نشان کیوں بنایا''؟ فاش کے ماتھے کی لکیریں گہری ہوگئی تھیں۔

لینگڈن کو ماننا پڑا کہ واقعی یہ ایک عجیب وغریب مُعمّہ ہے۔

''اگر میں سیدھا سادا سمجھانا چاہوں تو یہ نشان ذُہرہ دیوی (Venus) کا نشان ہے۔ ذُہرہ دیوی، جنسی مُحبّت اور حُسن کی دیوی جانی جاتی تھی''۔

فاش نے برہنہ لاش کو دیکھا اور فرانسیسی میں کُچھ بُڑبُڑا دیا۔

''ابتدا میں مذہب کو فطرت کی ترتیب کے طور پر دیکھا جاتا تھا''۔ ذُہرہ سیارے کو ہی ذُہرہ دیوی مانا جاتا تھا۔ اِس کے مُختلف نام تھے مثلاً مشرق کا ستارہ، اِشتر، استارتے وغیرہ۔ اور یہ فِطرت سے بُہت قریب مانا جاتا تھا۔ اب تو سب جانتے ہیں کہ یہ زمین کا ہمسایہ سیّارہ ہے''۔

فاشے کے چہرے پر ناسمجھی کے آثار تھے۔

لینگڈن نے فیصلہ کیا کہ وہ زیادہ گہرائی میں جائے بغیر سیدھی سادی باتیں ہی فاش کو بتائے گا۔

جب وہ ایک طالبعلم تھا تو وہ یہ جان کر بُہت حیرت ذدہ ہوا تھا کہ ذُہرہ آسمان پر چار سال کا سفر طے کرتا ہے اور اُس کے سفر کا راستہ پانچ کونی ستارے کی صورت ہی ہوتا ہے۔ پُرانے وقت کے لوگوں کیلئے یہ بہت حیران کُن اور جادوئی بات تھی۔ اس لئے نہ صرف ذُہرہ ستارہ اپنی کاملیت اور خوبصورتی کی وجہ سے حُسن اور محبت کا نشان جانا جانے لگا بلکہ پانچ کونوں والا ستارہ اِس کی ظاہری علامت بن گیا۔ یونان بھی ذُہرہ کی اِس خُوبی کو اتنا مانتے تھے کہ وہ اُسی سال ہی اولمپک کھیل مُنعقد کرتے تھے جب ذُہرہ اپنا سفر مُکمل کر لیتا تھا۔ آج کل تو کِسی کو یہ پتہ ہی نہیں کہ اولمپک کھیل چار سال بعد مُنعقد کیوں ہوتے ہیں۔ جب جدید اولمپک کھیل شُروع ہوئے تھے تو تب انٹرنیشنل اولمپک آرگنائزیشن نے کھیلوں کا نشان پانچ کونی ستارہ رکھنا چاہا تھا۔ مگر نامعلوم وجہ سے یہ نشان نہیں رکھا گیا تھا۔

''لینگڈن صاحب''۔ فاش یکدم بولا۔ ''پانچ کونوں والا ستارہ شیطان کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ تُمہارے ہالی ووڈ کی فِلموں میں بھی یہی دکھایا جاتا ہے''۔

'شُکر یہ ہالی ووڈ!' لینگڈن نے تیوری چڑھائی۔ ہالی ووڈ کی سیریل کِلر فلموں میں پانچ کونوں والا ستارہ عام تھا۔ یہ ستارہ کِسی قاتل کے اپارٹمنٹ کی دیواروں پر شیطان کی تصاویر کے ساتھ بنا ہوا دکھایا جاتا تھا۔ لینگڈن کو اُس وقت بُہت مایُوسی ہوتی تھی جب اِس ستارے کا مطلب شیطان یا شیطان پرستی سمجھا جاتا تھا۔ اِس نشان کی بُنیاد اور ابتداء اِس سے بَالکُل مُختلف تھی۔

''میں بتا دُوں''۔ لینگڈن کا لہجہ سخت تھا۔ ''کہ بِلا شُبہ فلموں میں یہی دکھایا جاتا ہے۔ مگر اِسے ایک شیطانی علامت کہنا تاریخی طور پر بَالکُل غلط ہے۔ بُنیادی طور پر یہ مُقدّس نسوانیت کی علامت ہے۔ کئی ہزار سال سے اِس علامت کو توڑ مروڑ کر پیش کیا جاتا رہا ہے''۔

''بولتے جاؤ''۔ فاش نے ہاتھ سے اشارہ کیا۔ ''میں کُچھ کُچھ سمجھ رہا ہوں''۔

لینگڈن نے فاش کی ٹائی پن کو دیکھا جو دراصل ایک صلیب تھی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ بات کو کیسے آگے بڑھائے۔

''علامات بُہت لچکدار ہوتی ہیں''۔ آخر کار وہ بول پڑا۔ ''اپنے ابتدائی دِنوں میں رومن کیتھولک چرچ نے اِس ستارے کو شیطان کی علامت قرار دیا تھا۔ عیسائیت کو فروغ دینے کیلئے ویٹیکن نے ہر وہ نشان جو فِطرت پرستی سے تعلُق رکھتا تھا کو شیطانی قرار دیا تھا۔

''بتاتے جاؤ''۔ لینگڈن رُکا تو فاش نے اُسے بولتے رہنے کو کہا۔

''یہ بات تو عام ہے''۔ لینگڈن نے بات کو جاری رکھا۔ ''نئی آنے والی طاقت پُرانی طاقتوں کو ختم کرنا چاہتی ہے۔ عیسائی علامات کے مُقابلے میں فِطرت پرستی کی علامات بھی ہار گئیں۔ اِسی لئے سمندروں کے دیوتا (Poseidon) کا ترشول، شیطان کا ہتھیار بنا دیا گیا اور عقلمند بُوڑھی، جِس نے ترچھی ٹوپی پہنی ہوتی تھی کو خراب اور خوفناک جادُوگرنی قرار دیا گیا۔ بَالکُل اِسی طرح پانچ کونوں والے ستارے کو بھی شیطان کا نشان قرار دیا گیا''۔

بولتے بولتے لینگڈن ذرا سا رُکا۔

''بدقسمتی سے امریکی افواج بھی اِس ستارے کی علامت کو غلط استعمال کرتی ہیں۔ آج کل اِس کا مطلب جنگی معنوں میں لیا جاتا ہے۔ امریکی فضائیہ کے تمام جنگی طیاروں پر یہ نشان بنا ہوتا ہے اور جرنیلوں اور فوجیوں کے کاندھے پر بھی پانچ کونوں والے ستارے سے اُن کے رُتبے کا اظہار ہوتا ہے''۔

لینگڈن یوں بول رہا تھا گویا یہ حُسن اور مُحبّت کی دیوی کے نشان کی بُہت بڑی توہین ہو۔

''بُہت دلچسپ''۔ فاش نے لاش کی طرف دیکھ کر سر ہلایا۔ ''اور اِس لاش کو دیکھ کر تُم کیا کہتے ہو؟۔ سانئرَ نے اپنے جسم کو اِسی طرح کیوں ترتیب دیا''؟

لینگڈن نے کندھے اُچکائے۔ ''سانئرَ نے اپنے جسم کو بھی پانچ کونوں والا ستارہ بنانے کی کوشش کی ہے''۔

فاش شاید سمجھ نہ سکا۔ ''میں مُعافی چاہتا ہوں''۔

''کِسی بات کو دُہرانے کا مطلب ہوتا ہے کہ اُس کے معانی کو واضح کیا جائے''۔

فاش نے سانئرَ کے جسم کو غور سے دیکھا۔ پانچ کونے۔ سر، دو بازُو اور دو ٹانگیں۔ اُس نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔

''تُمہارا تجزیہ کافی دلچسپ ہے''۔ فاش کہتے کہتے رُکا اور پھر بولا۔ ''مگر اُس نے اپنے آپ کو برہنہ کیوں کیا''۔

'یہ ایک اچھا سوال ہے'۔ لینگڈن نے سوچا۔ جب سے اُس نے سانئرَ کی لاش تصویر میں دیکھی تھی۔ وہ بھی یہی سوچ رہا تھا۔ اُس کا خیال تھا کہ برہنہ انسانی جسم دراصل ایک اور طریقہ ہے جِس کے ذریعے سانئرَ نے جنسی مُحبت کی دیوی ذُہرہ کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اگرچہ موجودہ ثقافت نے مرد اور عورت کے ملاپ کے حوالے سے ذُہرہ کو بِالکُل بھلا دیا تھا۔ مگر عِلمِ صرف (زبان دانی کا علم) رکھنے والا کوئی بھی شخص یہ با آسانی بتا سکتا تھا کہ لفظ (Venus) کی اصل جڑ (Venereal) ہے۔ مگر لینگڈن کے خیال میں زیادہ گہرائی میں جانا فضول تھا۔

''فاش صاحب!''۔ لینگڈن رُک کر بولا۔ ''میں یہ تو نہیں بتا سکتا کہ سانئرَ نے اپنے جِسم پر یہ نشان کیوں بنایا، اپنے بدن کو یوں ترتیب کیوں دیا اور خود کو برہنہ کیوں مرنے دیا۔ مگر یاک سانئرَ علامات کے بارے میں گہرا علم رکھتا تھا اور جو باتیں میں نے بتائی ہیں، فنِ مُصوّری اور تاریخ کے ماہرین اِن سب باتوں سے واقف ہیں''۔

''اچھا''۔ فاش مُبہم انداز میں مُسکُرایا۔ ''تو اُس نے اپنا خُون روشنائی کے طور پر کیوں استعمال کیا''۔

''ظاہر ہے کہ اُس کے پاس لکھنے کیلئے کُچھ نہیں تھا''۔

''جبکہ میرا خیال اِس سے مُختلف ہے''۔فاش بولا۔''اُس نے ایسا اِس لیا کیا کہ ہم ایک خاص سمت میں تفتیش کریں''۔
''میں معافی چاہتا ہوں''۔
''اُس کے بائیں ہاتھ میں دیکھو''۔
لینگڈن نے سانئر کے بائیں ہاتھ کو دیکھا مگر اُسے کُچھ نظر نہ آیا۔اُس نے لاش کے گرد چکر کاٹا اور جھُک کر دیکھا۔اُسے یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کی سانئر کے ہاتھ میں ایک کافی بڑا مارکر تھا۔
''جب ہم یہاں پہنچے تو یہ اُس کے ہاتھ میں ہی تھا''۔یہ کہہ کر فاش ایک طرف رکھی میز کی طرف بڑھ گیا جس پر شواہد اور ثبوت اکٹھا کرنے میں مدد دینے والے کئی اوزار پڑے تھے جو عام طور پر پُولیس استعمال کرتی ہے۔
''میں نے تُمھیں بتایا تھا نا کہ ہم نے جائے واردات سے کوئی چیز نہیں چھیڑی ہے''۔فاش وہیں کھڑا کھڑا بولا۔''کیا تُم نے کبھی اِس طرح کا مارکر یا قلم دیکھا ہے''؟
لینگڈن نے مزید نیچے جھُک کر قلم کا لیبل دیکھا۔
سٹائلو ڈی لُومیرے نائرے (Stylo de Lumiere Noire)
لینگڈن نے حیرت سے مُڑ کر فاش کو دیکھا۔
سیاہ رنگ کا یہ مارکر یا لائٹ پین یا سٹائلس خاص طور پر میوزیم یا پُولیس والے استعمال کرتے تھے۔یہ بُہت سی چیزوں پر نشان لگانے کیلئے استعمال ہوتا تھا۔مگر اِس کا لگایا ہوا نشان صرف الٹراوائلٹ روشنی میں ہی نظر آتا تھا۔اچانک گیلری میں تاریکی چھا گئی۔فاش نے روشنی بُجھا دی تھی۔اُس کے ہاتھ میں ایک ٹارچ تھی۔
''تُم جانتے ہو گے کہ پُولیس جائے واردات سے شواہد اکٹھا کرنے کیلئے سیاہ روشنی استعمال کرتی ہے'' وہ رُکا اور پھر بولا۔''تو اب دیکھو''۔
اُس نے لاش کی طرف رُخ کر کے ٹارچ آن کر دی۔
لینگڈن نے لاش کی طرف دیکھا اور حیرت سے اُچھل پڑا۔ اُس کے دِل کی دھڑکن تیز ہوگئی تھی۔چوبی فرش پر سانئر کے لکھے ہوئے آخری الفاظ جگمگا رہے تھے۔لینگڈن کو اب تک ایسے لگ رہا تھا کہ وہ گہری دُھند میں ہاتھ پاؤں مار رہا ہے اور اب یہ دُھند مزید گہری ہوگئی ہے۔
لینگڈن نے پھر سے الفاظ پڑھے اور فاش کو دیکھا۔''اِس کا کیا مطلب ہوسکتا ہے؟''۔
فاش کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔''یہی وہ سوال ہے جس کا جواب جاننے کیلئے تُمھیں یہاں بُلایا گیا ہے''۔

☆☆☆☆☆☆☆

تھوڑی دُور۔۔۔لیفٹیننٹ کولٹ، یاک سانئر کے دفتر میں اُس کی میز پر بیٹھا ہوا تھا۔اُس نے اپنے کانوں میں ہیڈ فون لگائے اور سامنے رکھے لیپ ٹاپ پر ہونے والی ریکارڈنگ چیک کرنے لگا۔مائیکروفون زبردست کام کر رہا تھا۔کولٹ کو سامنے ایستادہ

نائٹ کے فولادی مُجسمے کے علاوہ کوئی بھی چیز بے آرام محسُوس نہیں ہو رہی تھی۔اُسے آواز بِالکُل صاف سُنائی دے رہی تھی اور گرانڈ گیلری میں ہونے والی ساری گُفتگو وہ سُن رہا تھا۔
مُسکراتے ہوئے اُس نے اپنی آنکھیں بند کرلیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

سینٹ سلپس کے گرجا گھر میں سسٹر سینڈرین کا کمرہ دُوسری منزل پر تھا۔فرش پر سنگِ مرمر کا کام ہوا تھا اور فرنیچر برائے نام تھا۔سسٹر سینڈرین بئیل اِس کمرے میں دس سال سے رہ رہی تھی۔ پہلے وہ ایک نزدیکی ہاسٹل میں رہتی تھی مگر گرجا گھر کی خاموشی اُسے پسند تھی۔اِس لئے وہ یہاں مُنتقل ہوگئی تھی۔اُسے رہائش کیلئے کمرے کے علاوہ ٹیلیفون کی سہولت بھی دی گئی تھی۔
اُس کی ذمہ داریوں میں چرچ کے تمام غیر مذہبی انتظامات کی نگرانی شامل تھی مثلاً روزمرّہ کے کام، سٹاف بھرتی کرنا، سرکاری اوقات کے بعد عمارت کو بند کروانا اور کھانے پینے کا بندوبست کرنا وغیرہ۔
آدھی رات کے وقت ٹیلی فون کی گھنٹی نے اُسے بیدار کردیا۔
''سینٹ سلپس۔سسٹر سینڈرین بول رہی ہوں''
''ہیلو۔کیا حال ہے؟'' دوسری طرف لہجہ خالص فرانسیسی تھا۔
سسٹر سینڈرین اُٹھ کر بیٹھ گئی۔اگرچہ اُس نے چرچ کے پادری کو پہچان لیا تھا مگر وہ حیران تھی کہ رات گئے ایسا کیا کام ہے جس کی وجہ وہ اُسے ٹیلی فون کرنے پر مجبور ہوا ہے۔پچھلے پندرہ سالوں میں پادری نے اُسے اِس وقت کبھی نہیں جگایا تھا۔
''تُمھیں جگانے کی معافی چاہتا ہوں'' پادری نے نیند سے بوجھل آواز میں کہا۔
۔''مُجھے تُمھاری مدد چاہیئے دراصل مُجھے ابھی ایک بااثر امریکن پادری مینوئل ارنگروسا کا ٹیلیفون آیا تھا۔تُم تو اُسے جانتی ہوگی۔''
''اوپس دائی کا سربراہ''۔سینڈرین یہ کہتے ہی خیالوں میں ڈوب گئی۔وہ ایک مشہور شخصیت تھا۔اوپس دائی نے کُچھ عرصے میں خاصا اثرورسوخ حاصل کرلیا تھا۔پوپ جان پال دوم کی طرف سے ذاتی حمایت ملنے کے بعد یہ تنظیم بُہت طاقتور ہوگئی تھی۔ اُسے یاد آیا کہ پوپ نے اوپس دائی کی حمایت کا اعلان اُسی سال کیا تھا جس سال اوپس دائی نے دیوالیہ پن کی سرحد پر موجود ویٹیکن بینک کے اکاؤنٹ میں لاکھوں ڈالر جمع کروائے تھے۔اِس کے بعد پوپ نے اوپس دائی کے بانی کو متوقع ولیوں کی فہرست میں بھی شامل کرلیا تھا اگرچہ کہ ایسے کسی اقدام کیلئے سینکڑوں سال لگ جاتے تھے۔سسٹر سینڈرین کے نزدیک ویٹیکن میں اوپس دائی کا کردار کافی مشکوک تھا مگر ویٹیکن کو غلط بولنا نامُمکن تھا۔
''ارنگروسا کو میری تھوڑی سی مدد چاہیئے۔'' پادری بولا۔''اُس کا ایک نائب آج پیرس میں ہے اور وہ سینٹ سلپس دیکھنا چاہتا ہے۔۔۔آج رات۔ابھی اِسی وقت۔۔''
سسٹر سینڈرین کو یہ سُن کر اُلجھن سی ہوئی۔
''معاف کیجیئے گا، کیا وہ صُبح کا انتظار نہیں کرسکتا؟''

''نہیں، صُبح اُس کی واپسی کی پرواز ہے اور اُسے سینٹ سلپس دیکھنے کا بُہت شوق ہے۔''

''لیکن چرچ دیکھنے کا اصل لُطف تو سورج کی روشنی میں آتا ہے۔ سورج کی اندر آتی روشنی چرچ کے شیشوں سے گُزر کر نہایت خوبصورت سائے بناتی ہے۔''

''مانا کہ تُم ٹھیک کہہ رہی ہو، لیکن یہ میری ذاتی درخواست ہے کہ تُم اُس کی یہ خواہش پوری کر دو۔ وہ بیس منٹ تک پہنچ جائے گا۔''

''ٹھیک ہے جناب! آپ کا حُکم سر آنکھوں پر۔'' سسٹر سینڈرین کے چہرے پر ناپسندیدگی تھی۔

پادری نے اُس کا شُکریہ ادا کر کے فون رکھ دیا۔

حیرانگی میں وہ کُچھ دیر نرم بستر پر ٹکی رہی۔ آنے والے فون نے ساٹھ سالہ نن کی تمام حسّیں بیدار کر دی تھیں۔ اوپس دائی کا نام اُسے اچھا نہیں لگتا تھا۔ اُن کے جسمانی تشدّد کا طریقہ کار ناپسندیدہ تھا۔ اوپس دائی کی رُکن عورتوں کو مردوں کی رہائش گاہیں صاف کرنے کے علاوہ دوہرا جسمانی تشدّد برداشت کرنا پڑتا تھا۔ اُسے ایسا محسوس ہوا تھا کہ حوّا کے عمل کی سزا عورتوں کو تاقیامت برداشت کرنا ہوگی۔ بستر سے اُترتے ہی اُس کے پاؤں ٹھنڈے فرش سے ٹکرا کر منجمند سے ہو گئے۔ جسم میں پھیلتی ہوئی ٹھنڈ اُسے عجیب و غریب قسم کی بے چینی میں مُبتلا کر رہی تھی۔

شاید یہ اُس کا زنانہ وہم تھا۔

وہ خُدا کی پیروی کرتی تھی اور اپنی روح کے تلاطم میں پُرسکون محسوس کرتی تھی۔ مگر آج رات اُس کی روح بھی ویران سینٹ سلپس کی طرح خاموش اور پُرسکوت تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆

لینگڈن نے اپنی آنکھیں چوبی فرش پر لکھے ہوئے گُلابی الفاظ پر جما دیں۔ یاک سانئرَ کا الوداعی پیغام بُہت عجیب تھا۔

13-3-2-21-1-18-5

O, Draconian Devil!

Oh, lame saint!

☆☆☆☆☆☆☆

یہ پیغام لینگڈن کی سمجھ سے بالکُل باہر تھا۔ اُسے یوں لگا کے شیطان پرستی کا جو خیال فاش نے ظاہر کیا تھا وہ درست تھا۔ O, Draconian Devil! (او، سیاہ شیطان!)

سانئرَ نے شیطان کی طرف صاف حوالہ دیا تھا۔ ہندسے بھی خاصے مہمل سے تھے۔

''یہ تو مُجھے کوئی خُفیہ کوڈ لگتا ہے۔''

''ہاں۔'' فاش نے جواب دیا۔ ''ہمارے ماہرین اِس پر کام شُروع کر چکے ہیں۔ اور مُجھے یقین ہے کہ یہ ہندسے ہمیں قاتل تک لے جا سکتے ہیں۔ یہ کوئی ٹیلی فون نمبر یا سوشل سیکورٹی نمبر ہو سکتا ہے۔ تُمہارا کیا خیال ہے؟''

لینگڈن نے ہندسوں کو دیکھا تو اُسے لگا کہ اُن کا مطلب ڈھونڈنے میں اُسے کئی گھنٹے لگ جائیں گے۔ اُس کے خیال میں یہ ہندسے بے معنی بھی ہو سکتے تھے۔ وہ ہندسے بے ترتیب سے تھے اور وہ علامات کا ماہر تھا ہندسوں کا نہیں۔ علامات کُچھ نہ کُچھ معنی رکھتی ہیں مگر اُس نے اب تک جو کُچھ یہاں دیکھا تھا وہ اُس کی سمجھ سے باہر تھا۔

''تُم نے کہا تھا کہ سانئرَ شاید کسی دیوی کی طرف توجہ مبذول کروا رہا ہے''۔ فاش بولنا شُروع ہوا۔ ''اِس پس منظر میں اِن ہندسوں کا کیا مطلب ہو سکتا ہے؟''

لینگڈن جانتا تھا کہ اُس کی کوئی وضاحت اِن ہندسوں سے تعلق نہیں رکھتی۔

O, Draconian Devil!...Oh, lame Saint!

''یہ الفاظ شاید کوئی الزام ہو'' فاش بولا۔ ''کیا تُم یہ بات مانو گے۔''

لینگڈن نے سانئرَ کے آخری لمحات کا خیال کیا۔ اُسے فاش کی بات منطقی لگی۔

''ہاں اپنے قاتل کو الزام دینا واقعی کُچھ کُچھ سمجھ میں آتا ہے۔''

''اور مُجھے قاتل کو ڈھونڈنا ہے۔'' فاش بولا۔ ''اس کے علاوہ، ہندسوں کو چھوڑ کر، تُمہیں اِس پیغام میں کُچھ عجیب لگا ہے؟''

عجیب و غریب۔ ایک قریب المرگ آدمی نے اپنے آپ کو سلاخوں میں مقید کر کے اپنے جسم پر پانچ کونی ستارہ بنا ڈالا اپنے جسم کو ستارے کی شکل میں پھیلا دیا اور فرش پر پُراسرار سا پیغام لکھ ڈالا۔ لینگڈن کے نزدیک سب کُچھ عجیب و غریب لگ رہا تھا۔

''لفظ Draconian'' اُس نے جواب دیا۔ سب سے پہلے یہی لفظ اُس کے دماغ میں آیا تھا۔ لینگڈن جانتا تھا کہ ساتویں صدی عیسوی کے ظالم جاگیردار ڈراکو کا خیال مرتے ہوئے آدمی کے ذہن میں آنا کافی عجیب تھا۔ ''ڈراکونین ڈیول کے الفاظ کا استعمال واقعی عجیب ہے۔''

''ڈراکونئین۔'' فاش کے لہجے میں اب بے صبری عود آئی تھی۔ ''ہمارا موضوع سانئرَ کا مجموعہ الفاظ نہیں ہے۔''

لینگڈن کو فاش کے خیالات کا اندازہ تھا۔ لیکن اُسے ڈراکو اور فاش میں کافی مماثلت محسوس ہونا شُروع ہو گئی تھی۔

''سانئرَ فرانسیسی تھا اور پیرس میں رہتا تھا مگر اُس نے یہ پیغام۔۔۔''

''انگریزی میں کیوں لکھا؟'' لینگڈن نے فاش کی بات کاٹ کر کہا۔ اب اُسے فاش کی بات کا مطلب سمجھ آ گیا تھا۔

''تُمہارا کیا خیال ہے؟'' فاش نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

لینگڈن جانتا تھا کہ فاش کی انگریزی بہت اچھی تھی مگر اپنی مادری زبان چھوڑ کر کسی اور زبان میں پیغام دینا کافی عجیب تھا۔

''اِس نشان کا تعلق شیطان پرستی سے نہیں ہے کیا؟'' فاش نے سانئرَ کے پیٹ کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

لینگڈن اب کسی بات کے بارے میں پُریقین نہیں تھا۔ ''علامات اور الفاظ میں اتفاق نہیں ہے۔ یہ سب کُچھ میری سمجھ سے بالاتر ہے اور میں مزید کُچھ نہیں کر سکتا۔''

''شاید مزید کُچھ سمجھ میں آ جائے۔'' فاش نے پھر سے روشنی اُٹھائی اُسے ساری لاش پر پھیلا دیا۔ ''اب دیکھو۔''

لینگڈن نے ذرا غور سے دیکھا تو اُس کی حیرت میں مزید اضافہ ہو گیا۔ سانئر کے جسم کے گرد ایک دائرہ سا بنا ہوا تھا۔

Vitruvian Man

''ویٹروویّن مین''۔ لینگڈن نے لمبا سانس بھرا۔ سانئر نے لیونارڈو ڈاونچی کے سب سے مشہور خاکے کو گویا اپنے سامنے دیکھ لیا تھا۔ ڈاونچی کا یہ خاکہ علمِ تشریح الاعضاء کے حوالے سے اپنے دور کا سب سے مشہور خاکہ تھا۔ یہ خاکہ جدید دور میں فیشن کا ایک نشان بن چُکا تھا۔ گھریلو استعمال کی اشیاء، ماؤس پیڈ اور شرٹوں پر اِس کی تصویر بنی ہونا عام تھا۔ یہ خاکہ دراصل ایک دائرے پر مُشتمل تھا جس کے اندر ایک برہنہ آدمی اپنے بازو اور ٹانگیں پھیلائے لیٹا ہوا ہے۔ سانئر کی لاش بھی بالکل ویسا ہی منظر پیش کر رہی تھی۔ مرتے ہوئے سانئر نے اپنے جسم کو ڈاونچی کے خاکے کی صورت میں ڈھالنے کی کوشش کی تھی۔ دائرے کے نظر آنے سے پہلے کُچھ واضح نہیں تھا۔ یہ خاکہ سامنے آنے سے لینگڈن کو اپنی بات درست محسوس ہوئی۔ مرد و عورت میں ہم آہنگی۔ مگر سانئر کا یہ عمل فی الحال اُس کی سمجھ سے بالاتر تھا۔

''مسٹر لینگڈن''۔ فاش نے بات شُروع کی۔ ''تُم تو یہ ضرور جانتے ہو گے کہ لیونارڈو ڈاونچی تاریک فنون سے گہری رغبت رکھتا تھا۔''

لینگڈن فاش کی اِس علمی قابلیت سے حیران ہوا۔ اب اُسے معلوم ہو گیا کہ فاش بار بار شیطان پرستی کا حوالہ کیوں دے رہا تھا۔ مئورخوں خاص کر عیسائی تاریخ کے ماہرین کیلئے ڈاونچی ایک مُشکل اور پُر اسرار موضوع تھا۔ غیر معمولی طور پر ذہین ڈاونچی فطرت پرست اور ہم جنس پرست کے طور پر مشہور تھا۔ یہ دونوں چیزیں اُسے چرچ کی نسبت سے خُدا سے دور ظاہر کرتی تھیں۔ اُس کے فن سے توہم پرستی اور بے عقیدگی چھلکتی تھی۔ ڈاونچی علم تشریح الاعضاء پر تحقیق کیلئے لاشوں کی چیر پھاڑ بھی کرتا تھا۔ اُس کی ڈائریوں میں پُر اسرار اور نا سمجھ آنے والی زبان کے بارے میں ساری دُنیا کو پتہ تھا۔ اُس کا یہ دعوٰی تھا کہ وہ سیسے کو سونے میں ڈھال سکتا ہے اور موت سے بھی بچ سکتا ہے۔ اُس نے ایسی چیزوں کے خاکے بنائے تھے جن کا تصور اُس دور میں محال تھا۔ اِن خاکوں میں عجیب و غریب مشینوں اور ہوائی جہازوں کے خاکے شامل تھے۔ عجب بات ہے کہ ہوائی جہاز ڈاونچی کے زمانے سے کافی بعد کی ایجاد ہے۔ اِن تمام باتوں کے برعکس حیرت انگیز بات یہ تھی کہ عیسائی چرچ نے اُسے کئی گرجا گھروں پر اپنے فن کا مُظاہرہ کرنے کیلئے دعوت دی تھی۔ اُس نے کئی گرجا گھروں میں اپنے فن میں نہایت خُفیہ علامات اور پیغامات چھوڑے تھے۔ لینگڈن ایک دفعہ نیشنل گیلری میں ڈاونچی کی خُفیہ زندگی اور اُس کے فن میں پوشیدہ اشاروں پر ایک لیکچر بھی دے چُکا تھا۔

''میں تمہاری بات سمجھ چُکا ہوں۔'' لینگڈن ایک طویل وقفے کے بعد بولا۔ ''لیکن درحقیقت لیونارڈو ڈاونچی نے کبھی تاریک فن کا مُظاہرہ نہیں کیا۔ بلکہ وہ ایک روحانی انسان تھا۔ مگر ساتھ ہی عیسائی چرچ کا مُخالف بھی۔''

لینگڈن نے رُک کر دوبارہ الفاظ کی طرف دیکھا۔

''میرا خیال ہے کہ سانئر اور ڈاونچی کے خیالات میں کافی مُطابقت نظر آتی ہے۔'' لینگڈن نے سلسلۂ کلام جاری رکھا۔ ''شاید

سانئر یہ ثابت کرنا چاہ رہا ہو گا کہ وہ عیسائی چرچ کی تعلیمات سے سخت مایوس تھا۔''

فاش کی آنکھوں میں سختی اُبھر آئی۔ ''تمہارا کیا خیال ہے کہ فاش عیسائی چرچ کیلئے کالے شیطان (Draconian Devil) اور لنگڑے ولی (Lame Saint) کے الفاظ استعمال کر رہا ہے؟''

لینگڈن کو لگا کہ فاش کا خیال درست ہے۔ مگر پانچ کونوں والا ستارہ مُقدّس نسوانیت کی طرف اشارہ تھا۔

''میں صرف یہی کہوں گا کہ سانئر نے اپنی ساری زندگی دیویوں کی تاریخ کا مُطالعہ کرنے میں گُزاری تھی۔ جبکہ عیسائی تعلیمات اِس کے بالکل مُخالف ہیں۔ لگتا تو یہی ہے کہ سانئر نے چرچ کی اِن تعلیمات سے مایوسی ظاہر کی ہے۔''

''مایوسی''۔ فاش کی آواز میں غُصّے کا تاثر تھا۔ ''یہ پیغام تو بہت ہی پُر جوش اور غُصیلہ معلوم ہوتا ہے مایوس کُن نہیں۔''

''کیپٹن! تُم یہ جاننا چاہتے ہو نا کہ فاش نے مرنے سے پہلے یہ سب کیوں کیا ہو گا تو میں اِسی کے بارے میں اپنی رائے دے رہا ہوں۔''

''یہ تو عیسائیت پر فردِ جُرم عائد کرنے کے برابر ہے''۔ فاش نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔ ''لینگڈن! میں نے اپنی مُلازمت کے دوران بے شُمار دفعہ موت اور مُردہ جسم دیکھے ہیں مرنے والا آدمی اتنا پیچیدہ پیغام کبھی نہیں چھوڑ سکتا۔ سانئر اپنے اِس پیغام کے ذریعے اپنے قاتل کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔''

''یہ نا قابلِ سمجھ ہے۔'' لینگڈن بولا۔

''بالکُل نہیں۔'' فاش نے کہا۔

''نہیں!!!'' لینگڈن گویا پھٹ پڑا۔ ''تُم نے مُجھے بتایا کے سانئر ایک آدمی کے ہاتھوں قتل ہوا ہے جسے شاید اُس نے خود اندر بُلایا ہو گا کیونکہ عام اوقات کے بعد لوورے کے اندر بغیر اجازت داخلہ منع ہوتا ہے۔''

''ہاں''

''تو پھر وہ اپنے قاتل کو ضرور جانتا تھا''۔

''ہاں اور۔'' فاش کا لہجہ معنی خیز تھا۔

''اگر سانئر اپنے قاتل کو جانتا تھا تو اُس نے صاف صاف اُس کا نام کیوں نہیں لکھا؟۔'' بولتے بولتے لینگڈن نے لاش کی طرف اشارہ کیا۔ ''یہ ہندسے، ستارہ، لنگڑا ولی، سیاہ شیطان، یہ سب کُچھ تو پھر سمجھ ہی نہیں آ رہا''

فاش کے تاثرات ایسے ہو گئے جیسے لینگڈن نے اُسے کوئی نئی بات بتا دی ہو۔

''اگر حالات کو سامنے رکھا جائے، تو سانئر صرف اپنے قاتل کا نام ہی سکتا تھا۔'' لینگڈن پھر بولا۔

لینگڈن نے اِس مُلاقات میں پہلی دفعہ فاش کو معنی خیز انداز میں مُسکراتے ہوئے دیکھا۔

''بالکُل، بالکُل''۔ فاش نے سر ہلایا۔

☆☆☆☆☆☆☆

''زبردست''۔ لیفٹیننٹ کولٹ اپنے کانوں کے ساتھ لگے ہیڈ فون پر فاش کی آواز سُن کر مُسکرا دیا۔ فاش کی اِس قابلیت کی وجہ سے وہ اُسے فرانس کا سب سے بہترین پولیس آفیسر سمجھتا تھا۔ فاش کا انداز سب سے مُختلف تھا۔ شدید دباؤ میں بھی وہ ایسا کام کرتا ہے جو کوئی اور نہیں کر سکتا۔ فاش نے لینگڈن کو بُلانے سے پہلے اپنے ایجنٹوں سے جو میٹنگ کی تھی اُس میں وہ یہ واضح کر چُکا تھا کہ وہ قاتل کو جانتا ہے بس وہ بنا اُسی کے مُنہ سے یہ بات اُگلوانا چاہتا ہے۔ اور اب تک فاش نے کوئی غلطی نہیں کی تھی۔

کولیٹ کو یہ معلوم نہیں تھا کہ فاش کو جو ثبوت ملا ہے وہ کیا ہے لیکن وہ اپنے افسر کی ہر عادت کو جانتا تھا۔ فاش کا ہر عمل غیر معمولی ہوتا تھا اور اُس کی چھٹی حس بھی بلا کی تھی۔ فاش غیر معمولی طور پر مذہب کی طرف راغب تھا اور عبادتی تقاریب میں شرکت کرتا تھا۔ کُچھ سال پہلے جب پوپ پیرس آیا تھا تو فاش نے اُس سے ملنے کیلئے اپنی ساری صلاحیتیں صرف کر دی تھیں۔ فاش نے پوپ کے ساتھ تصویر بھی بنوائی تھی جو اب اُس کے دفتر میں لگی ہوئی تھی۔ تمام ایجنٹ فاش کو پوپ کا حُکم کہنا شُروع ہو گئے تھے۔

کولیٹ اِس بات پر بھی حیران تھا کہ کیتھولک چرچ کے جنسی جرائم کے سکینڈل کے بارے میں فاش کا کہنا تھا کہ مُجرم راہبوں کو دو دفعہ پھانسی کی سزا دینی چاہئے۔ ایک بار تو معصوم بچوں کے ساتھ یہ ظُلم کرنے پر اور دوسرے کیتھولک چرچ اور عیسائیت کا نام بدنام کرنے پر۔

کولیٹ اپنے لیپ ٹاپ کی طرف مُڑا۔ اُس نے اپنی مزید ذمہ داریاں بھی تھیں۔ اُس نے جی پی ایس ٹریکنگ سسٹم کی طرف دیکھا۔ سامنے ڈینن ونگ کا نقشہ بنا نظر آ رہا تھا جو کہ کولیٹ نے لوورے کی سیکورٹی ٹیم سے لیا تھا۔ گیلریوں اور راہداریوں کیلئے بنی لکیروں پر نظر دوڑاتے ہوئے کولیٹ نے اپنی مطلوبہ چیز کو دیکھا۔ گرانڈ گیلری میں چمکتا ہوا سُرخ نُقطہ۔

فاش آج رات اپنے شکار کے ساتھ بُہت سخت طریقے سے پیش آنے والا تھا۔ جب کہ رابرٹ لینگڈن بُہت ٹھنڈے دماغ کا آدمی ثابت ہوا تھا۔

☆☆☆☆☆☆

''کیپٹن۔'' فاش کے واکی ٹاکی سے آواز آئی۔ گفتگو کا تسلسل برقرار رکھنے کیلئے فاش نے اپنا موبائل فون آف رکھا ہوا تھا مگر موبائل فون میں واکی ٹاکی کی سہولت بھی موجود تھی جو کہ آن تھا۔ فاش نے اپنے دانت غُصے سے بھینچ لئے۔ شاید تفتیش کے اِتنے اہم موڑ پر اُسے یہ مداخلت ناگوار گُزری تھی۔ اُس نے لینگڈن کو معذرت بھری نظر سے دیکھا۔ اور اپنی بیلٹ میں لگے موبائل فون کو اُتار کر بات کرنے لگا۔ ''ہاں بولو''۔

''کیپٹن! کرپٹوگرافی ڈیپارٹمنٹ سے کوئی ایجنٹ ہے''۔ دوسری طرف کولیٹ تھا۔

فاش کے چہرے کے تاثُرات بدل گئے۔ اُس نے جائے واردات پر پہنچتے ہی تصاویر بنا کر کرپٹالوجی ڈیپارٹمنٹ کے کمپیوٹر پر اپ لوڈ کر دی تھیں تاکہ اِن پر جلد از جلد کام شُروع کیا جا سکے۔ کرپٹالوجی ڈیپارٹمنٹ سے کسی ایجنٹ کے آنے کا مطلب تھا کہ اِس معاملے پر کوئی خاص پیشرفت ہوئی ہے۔

''اُسے کہو انتظار کرے ابھی تو میں مصروف ہوں۔'' فاش نے کہا۔

''جناب ایجنٹ نیویو آئی ہے''

فاش کا چہرہ سُرخ پڑ گیا۔ سوفی نیویو دو سال پہلے اُس کے ڈیپارٹمنٹ میں آئی تھی یہ پولیس ڈیپارٹمنٹ میں عورتوں کی تعداد بڑھانے کی پالیسی کا حِصّہ تھا۔ سوفی نے انگلینڈ میں رائل ہولووے سے کرپٹوگرافی پڑھی تھی۔ فاش کے خیال میں پولیس ڈیپارٹمنٹ میں عورتوں کو شامل کرنا غلط تھا کیونکہ وہ نہ صرف جسمانی طور پر کمزور ہوتی ہیں بلکہ مرد ساتھیوں کیلئے بھی خطرناک ہوتی ہیں۔ سوفی تو اُس کے خیال میں نہایت چالاک، تیز طرار اور خطرناک تھی۔ وہ پُختہ ارادوں کی مالک ایک ڈھیٹ ایجنٹ تھی جو کہ برطانوی کرپٹوگرافی کے طریقہ کار کی حمایتی تھی یہی وجہ تھی کہ ڈیپارٹمنٹ کے تمام پُرانے افسران اُس کی مُخالفت کرتے تھے۔

کولیٹ نے بولنا شُروع کیا۔ ''وہ آپ سے بات کرنے کیلئے بضد ہے، بلکہ وہ تو آپ کی طرف ہی چلی گئی ہے''۔

فاش نے بےیقینی سے سر ہلایا۔ ''کیا مطلب؟ میں نے منع بھی کیا تھا کہ مُجھ سے پوچھے بغیر کسی کو اِدھر مت بھیجنا''۔

☆☆☆☆☆☆☆

لینگڈن کو ایسا لگا جیسے فاش پر لرزہ طاری ہو گیا ہے۔ وہ لینگڈن کے کاندھوں سے پیچھے دیکھ رہا تھا۔ اِس سے پہلے کہ لینگڈن مُڑ کر دیکھتا اُسے ایک نُسوانی آواز سُنائی دی۔

''معاف کیجئے گا جناب!''

لینگڈن نے مُڑ کر دیکھا تو اُس کی نظر ایک نوجوان اور خوبصورت خاتون پر پڑی۔ وہ راہداری میں سے گرانڈ گیلری میں اندر داخل ہو چُکی تھی۔ اُس کی چال میں نُسوانی نزاکت نہیں تھی۔ اُس نے سیاہ رنگ کی جینز کے اوپر کریم رنگ کا آئرش سویٹر پہن رکھا تھا جو کہ اُس کے گھٹنوں کے اوپر جھول رہا تھا۔ وہ پُرکشش خدوخال کی مالک تھی جس کی عُمر کوئی تیس بتیس سال ہو گی۔ اُس کے گھنے چمکدار بال اُس کے کاندھوں تک جھول رہے تھے اور اُس کی شخصیت سے بھرپور اعتماد جھلک رہا تھا۔ وہ سیدھی لینگڈن کی طرف آئی اور ہاتھ آگے بڑھا دیا۔

''جناب لینگڈن! میں ایجنٹ نیویو ہوں کریپٹالوجی ڈیپارٹمنٹ اف ڈی سی پی جے سے۔'' اُس کے لہجے میں فرانسیسی اور انگریزی دونوں کی جھلک موجود تھی۔ ''آپ سے مل کر خوشی ہوئی۔''

لینگڈن نے اُس کی نرم ہتھیلی تھام لی۔ سوفی کی سبز شفاف آنکھیں لینگڈن پر جمی ہوئی تھیں۔

فاش نے ایک غُصیلی سانس بھری۔ وہ اپنا غُصہ سوفی پر اُتارنا چاہتا تھا۔

''کیپٹن!'' سوفی اچانک مُڑ کر بولی۔ ''دخل اندازی کی معافی چاہتی ہوں۔۔۔۔''۔

''ذرا صبر کرو۔'' فاش کے مُنہ سے الفاظ یوں نکلے جیسے وہ سخت جارحانہ موڈ میں ہو۔

''میں نے آپ کو کال کرنے کی کوشش کی تھی۔'' سوفی نے انگریزی میں ہی بات جاری رکھی۔ ''لیکن آپ کا سیل فون آف تھا۔''

''میں نے سیل فون اِسی لئے آف کیا تھا کہ کوئی مُجھے تنگ نہ کرے۔'' فاش پھُنکارا ''میں مصروف ہوں۔''

''میں نے کوڈ کا پتہ چلا لیا ہے۔'' سوفی نے سیدھے سادے لہجے میں کہا۔

لینگڈن کو اپنی رگوں میں خُون تیزی سے دوڑتا محسوس ہوا۔ فاش کے چہرے پر بے یقینی تھی۔

''لیکن اِس سے پہلے کہ میں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ میرے پاس مسٹر لینگڈن کیلئے ایک ضروری پیغام بھی ہے۔''

فاش حیران رہ گیا۔ لینگڈن کیلئے؟''

''ہاں۔'' سوفی نے لینگڈن کی طرف مُڑتے ہوئے سر ہلایا۔ ''جناب آپ فوراً امریکن سفارتخانے رابطہ کریں۔ اُن کے پاس آپ کیلئے کوئی پیغام ہے۔''

لینگڈن کا ردِعمل حیرانی پر مُشتمل تھا۔ اُسے فکر لاحق ہوگئی تھی کہ ایسا کیا ہوگیا ہے کہ امریکن سفارتخانہ اُسے ڈھونڈ رہا ہے۔ اُس کے تو صرف چند ہی ساتھی جانتے تھے کہ وہ آج کل پیرس میں ہے۔

فاش کے جبڑے مزید بھنچ گئے تھے۔ ''امریکن سفارتخانے کو کیسے پتہ چلا کہ لینگڈن یہاں ہے؟۔''

''لگتا ہے اُنہوں نے لینگڈن کے ہوٹل سے پتہ چلا ہے۔''

فاش کے چہرے پر شک کے سائے تھے۔ ''اور سفارتخانے والوں نے تُمھیں کال کردی؟''

''نہیں جناب'' سوفی کا لہجہ مضبوط تھا۔ ''جب میں نے ڈی سی پی جے ٹیلیفون ایکسچینج میں آپ سے بات کرنے کیلئے کال کی تو وہاں پر پہلے سے لینگڈن صاحب کیلئے پیغام موجود تھا۔ اور انہوں نے مُجھ سے درخواست کی کہ میں یہ پیغام لینگڈن تک پُہنچا دوں۔''

فاش کی بھنویں مزید سُکڑ گئیں۔ ابھی اُس نے کُچھ کہنے کیلئے مُنہ کھولا ہی تھا کہ سوفی پھر سے شُروع ہوگئی۔

''جناب لینگڈن'' اُس نے جیب سے کاغذ کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا نکالتے ہوئے کہا۔ ''یہ نمبر آپ کے سفارتخانے کی طرف سے دیا گیا تھا کہ آپ جلد از جلد اُن سے رابطہ کریں۔'' اُس نے کاغذ لینگڈن کو پکڑا دیا۔ ''جب تک میں کوڈ کے بارے میں کیپٹن کو سمجھاتی ہوں آپ اُن سے بات کرلیں۔''

لینگڈن نے پریشانی کے عالم میں کاغذ کو دیکھا جس پر ایک ٹیلیفون نمبر اور ایکسٹینشن لکھی ہوئی تھی۔ ''بُہت بُہت شُکریہ۔ لیکن میرے پاس فون تو نہیں ہے۔''

سوفی نے اپنی سویٹر کی جیب میں ہاتھ ڈالا ہی تھا کہ فاش نے اُسے روک دیا۔ وہ ایک ایسے آتش فشاں کی طرح نظر آرہا تھا جو بس پھٹنے کے نزدیک ہو۔ سوفی پر سے نظریں ہٹائے بغیر اُس نے اپنا سیل فون لینگڈن کو پکڑا دیا۔ ''یہ محفوظ لائن ہے، تُم اِسے استعمال کرو۔''

لینگڈن کو فاشے کے روّیے پر حیرت تھی۔ اُسے بے چینی محسوس ہورہی تھی۔ اُس فون پکڑا اور ایک طرف کو چل دیا۔ اپنی پُشت پر اُسے فاش کی بپھری ہوئی آواز سُنائی دے رہی تھی۔ لینگڈن نے فون آن کیا اور کاغذ پر لکھے نمبر ڈائل کرنے لگا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سُناءی دی۔ تین گھنٹیوں کے بعد دوسری طرف سے کسی نے فون اُٹھا لیا۔ لینگڈن توقع کر رہا تھا کہ اُسے

سفارتخانے کے آپریٹر کی آواز سُنائی دے گی لیکن اِس کے برعکس آٹومیٹک مشین سے ایک جانی پہچانی آواز آئی۔ یہ آواز سوفی کی ہی تھی وہ فرانسیسی زبان میں بول رہی تھی۔

''سوفی نیویو کی طرف سے خوش آمدید۔ معاف کیجئے گا ابھی میں لائن پر موجود نہیں ہوں اپنا پیغام چھوڑ دیں۔''

لینگڈن نے مُڑ کر سوفی کو پُکارا۔ ''معاف کیجئے گا مِس نیویو! لگتا ہے آپ نے مُجھے غلط نمبر۔۔''۔

''نہیں یہ نمبر بالکُل ٹھیک ہے۔'' سوفی نے لینگڈن کی طرف مُڑ کر کہا۔ اُس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ اِس سوال کیلئے پہلے سے ہی تیار ہو۔ ''سفارتخانے کا آٹومیٹک سسٹم ہے تُمھیں وہ کوڈ ملانا ہوگا جو کہ میں نے کاغذ پر لکھا تھا''۔

''مگر''۔ لینگڈن کُچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ سوفی نے اُسے درمیان میں ہی ٹوک دیا۔

''یہ تین ہندسوں کا کوڈ ہے جو کاغذ پر لکھا ہوا ہے، تُم یہ کوڈ مِلاؤ۔'' لینگڈن نے پھر کُچھ کہنے کیلئے مُنہ کھولا ہی تھا کہ سوفی نے اُسے اشارے سے روک دیا۔ اُس کی سبز شفاف آنکھوں میں یہ پیغام صاف نظر آرہا تھا کہ جیسا کہا ہے ویسا ہی کرو۔ حواس باختہ لینگڈن کی نگاہ کاغذ پر لکھے نمبر پر تھی۔ 454۔ اُس نے نمبر ملایا تو ایک اور اور مشینی آواز آئی۔ ''ایک پیغام آپ کا انتظار کر رہا ہے۔''

ایسا لگتا تھا کہ یہ کوڈ سوفی کے وائس میل باکس کا ہے۔

'یہ لڑکی مُجھے اپنا کوئی پیغام مُجھے کیوں سُنا رہی ہے؟' لینگڈن سوچ کر رہ گیا۔

لینگڈن نے ٹیپ ریوائنڈ ہونے کی آواز سُنی اور پھر پیغام آنا شُروع ہوگیا۔ یہ آواز بھی سوفی کی ہی تھی۔

''مسٹر لینگڈن'' سوفی کی سرگوشی میں بول رہی تھی۔ ''اِس پیغام پر کوئی ردِعمل ظاہر مت کرنا۔ بس خاموشی سے سُنو کیونکہ تُم اِس وقت شدید خطرے میں ہو اور میں جیسا کہہ رہی ہوں حرف بحرف اُس پر عمل کرنا۔''

☆☆☆☆☆☆☆

سیلاس سیاہ رنگ کی آڈی گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا تھا جس کا انتظام مُعلّم نے کیا تھا۔ اُس کی نگاہیں سینٹ سلپس کی عظیم عمارت پر تھیں۔ چرچ کا بیرونی حصّہ روشنیوں میں گھرا ہوا تھا اور اس کے دو گھنٹہ گھر بقایا عمارت کے ساتھ زور آور چوکیداروں کی طرح کھڑے نظر آرہے تھے۔ چرچ کے دونوں طرف باہر نکلے ہوئے پُشتے ایک خوبصورت درندے کی پسلیوں کی طرح نظر آرہے تھے۔

''اُن کافروں نے سنگِ کُلید چھُپانے کیلئے خُدا کے گھر کو چُنا''۔ اُس نے نفرت بھرے لہجے میں خود کلامی کی۔

اُس کے خیال میں پریوری نے ایک دفعہ پھر اپنی فریب نظری اور دھوکہ بازی ثابت کردی تھی۔ سیلاس پتھر ڈھونڈ کر مُعلّم کے حوالے کرنا چاہتا تھا تاکہ وہ اُس راز تک پہنچ سکیں جِسے پریوری آف سیون نے صدیاں پہلے خُدا کے وفاداروں سے چُرا لیا تھا۔

'یہ سب کُچھ اوپس ڈائی کو نہایت طاقتور بنادے گا'

اُس نے گاڑی پارکنگ میں کھڑی کردی تھی۔ اُس نے ایک گہری سانس بھری اور دروازہ کھول کر نیچے اُتر آیا۔ اُس کی کمر میں

ابھی تک درد کی لہریں اُٹھ رہی تھی۔ لیکن یہ درد اُس تکلیف سے زیادہ نہیں تھا جس سے اوپس ڈائی نے اُسے بچایا تھا۔ گئے وقتوں کی یادیں اُس کی روح کو اب بھی آسیب زدہ کر دیتی تھیں۔

اپنی نفرت کو باہر نکال دو اور اپنے خلاف مداخلت کرنے والوں کو معاف کر دو۔ اُس نے اپنے آپ کو گویا حُکم دیا۔

سینٹ سلپس کے پتھریلے میناروں کو دیکھتے ہوئے سیلاس کو اپنی جوانی یاد آ گئی جب وہ انڈورا کی ایک جیل میں قید تھا۔۔۔ یہ سوچتے ہوئے اُس کے اعصاب اکڑ گئے۔

انڈورا، فرانس اور سپین کے درمیان بنجر اور چھوٹا سا مُلک ہے۔ جیل میں سیلاس صرف موت کی آرزو کیا کرتا تھا۔

اُسے یہ بھی یاد نہیں تھا کہ اُسے کے ماں باپ نے اُس کا کیا نام رکھا ہے۔ جب وہ پیدا ہوا تھا تو اُس کی رنگت گہری سفید تھی۔ اُس کے بال بھنویں، پلکیں تک سفید رنگ کی تھیں۔ اُس کے شرابی باپ نے اُس کی اِس ہیئت کا سارا الزام اُس کی ماں پر ڈال دیا تھا۔ جب اُس نے ہوش سنبھالا تو دیکھنا شُروع کیا کہ اُس کا باپ ماں کی بے دردی سے پٹائی کرتا ہے۔ جب وہ اپنی ماں کو بچانے کی کوشش کرتا تو اُس بھی مار پڑا کرتی تھی۔

وہ سات سال کا تھا جب ایک رات اُس کے باپ نے اُس کی ماں کو پیٹا تھا۔ اُس کی ماں ناقابلِ برداشت تشدّد کی وجہ سے دم توڑ گئی۔ سیلاس نے اپنی ماں کی لاش کے پاس کھڑے ہو کر یہ سوچا کہ سارا قصور اُس کا ہے۔ اُسے یوں لگا جیسے اُس کے جسم پر کسی آسیبی طاقت نے اپنا قبضہ جما لیا ہے۔ اُس نے باورچی خانے سے ٹوکا اُٹھایا اور اپنے باپ کے کمرے میں چلا گیا جہاں وہ نشے میں دھت پڑا تھا۔ بِالکُل خاموشی سے اُس نے اپنے باپ کی پیٹھ پر ٹوکا مار ڈالا۔ اُس کا باپ درد سے چلاّیا، سیلاس نے جنونیوں کی طرح اُس پر ٹوکے چلائے۔ اُس کا ہاتھ تب ہی رُکا جب اُس کا باپ مر چُکا تھا۔

اُسے مارسیلز میں کوئی دلچسپی نہ تھی کیونکہ اُس کی عجیب وغریب شبیہ کی وجہ سے سب اُس سے دور بھاگتے تھے۔ وہ شہر سے باہر سمندر کے قریب ایک ویران کارخانے کے تہہ خانے میں رہنے لگا جہاں اُس کی خوراک چوری کی مچھلی، اور پھل تھے۔ اُس کے دوست صرف وہ رسالے تھے جو وہ کچرے سے اُٹھا لیتا اور اُنہیں پڑھنے کی کوشش کرتا تھا۔ سختی نے اُس کا جسم طاقتور بنا ڈالا تھا۔ جب وہ بارہ سال کا تھا تو اُس سے دوگنی عُمر کی ایک لڑکی نے اُس کا مذاق اُڑایا اور اُس سے اُس کی خوراک چھین لی۔ اُس نے لڑکی کو گھونسے مار مار کر ادھ مئوا کر ڈالا تھا۔ جس کی وجہ سے وہ پولیس کے ہتھے چڑھ گیا تھا۔ مگر اُنہوں نے اُسے شہر چھوڑنے کے وعدے پر رہا کر دیا۔

وہ تھوڑا دور ایک ساحلی شہر تولون چلا آیا تھا۔ وقت گُزرنے کے ساتھ ساتھ اُس پر اُٹھنے والی رحم بھری نظروں میں خوف جھلکنا شُروع ہو گیا۔ جب لوگ اُس کے پاس سے گُزرتے تو اُسے اُن کی سرگوشیاں سُنائی دیتیں کہ یہ ایک بھوت ہے۔ اُن کی آنکھوں میں شدید خوف ہوتا تھا۔ اٹھارہ سال کی عُمر میں وہ بندرگاہ کے ایک جہاز سے گوشت چُراتے ہوئے پکڑا گیا۔ جن دو ملاحوں نے اُسے پکڑا تھا اُن کے پاس سے شراب کی بدبو آ رہی تھی۔ پُرانی یادوں نے ایک دفعہ پھر اُس کے دماغ میں نفرت کا طوفان اُبھار دیا اور اُس نے ایک ملاح کی گردن توڑ ڈالی۔ دوسرا ملاح بروقت پولیس کے پہنچنے کی وجہ سے بچ گیا تھا۔ اُس انڈورا کی جیل میں

بھیج دیا گیا۔

وہاں بھی اُس کے ساتھی قیدی اُس کا مذاق اُڑایا کرتے تھے۔ وہ اُس کو بھوت کہہ کر پُکارتے تھے۔ اُسے خود بھی یہی محسوس ہونا شُروع ہو گیا کہ وہ ایک بھوت ہی ہے۔ ایک رات زمین کی لرزاہٹ اور شور نے اُس کی آنکھیں کھول دی تھیں۔ شدید زلزلے کی وجہ سے اُس کے ساتھی قیدی چِلاّ رہے تھے۔ وہ زمین سے اُٹھا اور ایک طرف بڑھا ہی تھا کہ کمرے کی دیوار بالکُل اُس جگہ آ گری جہاں کُچھ دیر پہلے ہو لیٹا ہوا تھا۔ اُس کے کئی قیدی ساتھی بھی دیوار کے نیچے آ گئے تھے۔ اُس کی نظر گری ہوئی دیوار کے خلا سے چاند کو تک رہی تھی۔ بارہ سال بعد اُس نے چاند دیکھا تھا۔ یہ اُس کی آزادی کا چاند تھا وہ اُس خلا سے فرار ہو گیا اور ساری رات کبھی چلتا، کبھی بھاگتا رہا۔ اُس کی حالت دگرگوں ہو چُکی تھی۔ وہ بغیر کُچھ کھائے پیئے چلتے چلتے ایک قصبے کے ریلوے سٹیشن پر پہنچ گیا۔ نیم بے ہوشی کی حالت میں اُس نے دیکھا کہ وہاں ریل کھڑی ہے۔ وہ ریل میں سوار ہو گیا۔ اُسے ایسا لگ رہا تھا کہ وہ مر رہا ہے۔ وہ خالی ڈبے میں وہ سوتا جاگتا رہا اور خود سے ہی چِلاّ چلاّ کر باتیں کرتا رہا۔ جب ریل ایک سٹیشن پر رُکی تو وہ نیچے اُتر گیا اُسے اُمید تھی کہ یہاں سے اُسے کُچھ کھانے کو مِل جائے گا مگر اُسے مایوسی ہوئی۔ نقاہت کی وجہ سے اُس کے جسم نے اُس کا ساتھ دینا چھوڑ دیا اور وہ وہیں گر کر بے ہوش ہو گیا۔

جب اُس کی آنکھ کھُلی تو وہ ایک آرام دہ بستر پر لیٹا ہوا تھا۔ اُسے آس پاس سے موم بتیوں کی خوشبو آ رہی تھی۔ اُسے یوں لگ رہا تھا کہ وہ زندہ نہیں ہے بلکہ مر چُکا ہے اور اُس کی لاش کے نزدیک خوشبوئیں رکھی گئی ہیں۔ اُسے اپنے بستر کے ساتھ ایک شفیق سا چہرہ نظر آیا۔ وہ سوتا جاگتا رہا مگر اُس کے خیالوں پر دُھندسی چھائی ہوئی تھی۔ وہ شفیق سا چہرہ اُسے ہر وقت اپنی نگرانی میں مشغول نظر آتا۔ اُسے تین وقت کا کھانا ملنا شُروع ہوا تو اُس کے جسم میں توانائی لوٹنا شُروع ہو گئی مگر وہ ابھی بھی سارا دِن بستر پر پڑا سویا رہتا تھا۔ ایک دن تکلیف دہ چیخ سُن کر اُس کی آنکھیں کھُل گئیں۔ وہ بستر سے اُتر کر راہداری میں آیا تو اُسے محسوس ہوا کہ باورچی خانے میں کُچھ ہو رہا ہے باورچی خانے میں داخل ہوتے ہی اُس نے دیکھا کہ ایک لحیم شحیم آدمی اُس کے مُحسن کو پیٹ رہا ہے۔ اُس نے اُس لحیم شحیم آدمی کو اُٹھا کر دیوار پر دے مارا۔ ابھی سیلاس دوبارہ اُس کی طرف بڑھا ہی تھا کہ وہ اٹھا اور بھاگ گیا۔ سیلاس نے فرش پر پڑے ہوئے مُشفّق نوجوان کو دیکھا، اپنے لباس اور وضع قطع سے وہ کوئی راہب لگ رہا تھا۔ اُس کے ناک سے خون بہہ رہا تھا۔ سیلاس نے اُسے اٹھایا اور کمرے میں لا کر بستر پر لٹا دیا۔

''شُکر یہ میرے دوست'' پادری نے ٹوٹی پھوٹی فرانسیسی زبان میں کہا۔ ''خیرات کی رقم اکثر چوروں کو یہاں کھینچ لاتی ہے۔ تُم نیند میں فرانسیسی زبان میں باتیں کرتے ہو۔ کیا تُمھیں ہسپانوی آتی ہے؟''

اُس نے اپنا سر نفی میں ہلا دیا۔

''تُمھارا نام کیا ہے؟'' راہب نے اُس سے پُوچھا تو اُس نے پھر انکار میں سر ہلا دیا۔

''کوئی بات نہیں'' راہب مُسکرایا۔ ''میرا نام مینوئیل ارنگروسا ہے۔ میں ایک مُبلّغ ہوں اور میڈرڈ سے یہاں ایک چرچ کے قیام کیلئے بھیجا گیا ہوں''

''میں کہاں ہوں'' سیلاس کو اپنی آواز کھوکھلی سی محسوس ہوئی۔
''اوویئڈو۔شمالی سپین میں''
''میں یہاں کیسے پُہنچا''
''کوئی تُمہیں دروازے پر چھوڑ گیا تھا۔تُم بیمار تھے۔میں تُمہیں کھانا کھلاتا رہا۔تُمہیں یہاں کئی دن ہو گئے ہیں''
سیلاس نے اپنے نوجوان نِگران کو دیکھا۔اُس پر کسی کو مہربان ہوئے کئی سال بیت چُکے تھے۔
''شُکریہ فادر''
''شُکریہ تو مُجھے تُمہارا ادا کرنا چاہیئے'' راہب نے اپنے خون سے اٹے ہونٹ کو چھوتے ہوئے کہا۔
اگلی صُبح جب وہ بیدار ہوا تو اُسے اردگرد کا ماحول صاف شفاف محسوس ہوا۔اُس نے اپنے سامنے کی دیوار پر لٹکی صلیب کو دیکھا۔ اُسے اپنے بستر کے ایک طرف ایک ہفتہ پُرانے فرانسیسی اخبار کا تراشہ پڑا ہوا مِلا جِسے دیکھ کر وہ بُہت حیران ہوا۔جب اُس نے خبر پڑھی تو اُس کے جسم میں خوف کی لہر دوڑ گئی۔خبر میں ایک زلزلے کے بارے میں لکھا تھا جس کی وجہ سے ایک جیل ٹوٹ گئی تھی اور بُہت سے خطرناک مُجرم فرار ہو گئے تھے۔اُس کا دل زور زور سے دھڑکنا شُروع ہو گیا۔راہب کو پتہ ہے کہ میں کون ہوں۔ اُسے ایک ایسا احساس ہوا جو پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔اِس احساس کے ساتھ ایک اُس کے دل میں دوبارہ گرفتار ہو جانے کا ڈر بھی تھا۔وہ اچھل کر بستر سے نیچے اُترا۔ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کہ یہاں سے بھاگ جائے کہ دروازے سے راہب کی آواز سُنائی دی۔
''کتابِ اعمال (The Book of Acts)''۔
وہ خوفزدہ ہو کر مُڑا۔راہب مُسکراتا ہوا اندر داخل ہو رہا تھا۔اُس کے ناک پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں۔اور اُس کے ہاتھ میں انجیل کا ایک پُرانا نُسخہ تھا جو کہ چمڑے کی جلد میں بندھا ہوا تھا۔
''میں یہ تُمہارے لئے لایا ہوں۔یہ فرانسیسی زبان میں ہے۔جِس درس کا میں ذکر کر رہا ہوں میں نے اُس پر نشان بھی لگا دیا ہے۔''
بے یقینی سے اُس نے انجیل اُٹھائی اور وہ درس کھول لیا جس پر پادری نے نشان لگایا تھا۔
کتابِ اعمال۔درس نمبر 16۔
اِس درس کی آیات سیلاس نامی ایک قیدی کے بارے میں تھیں۔وہ ایک قید خانے میں تھا، جہاں برہنہ جسم اُس کی پٹائی کی جاتی تھی مگر وہ خُدا کے پیغام کو چھوڑنا نہیں چاہتا تھا۔جب وہ چھبیسویں آیت پر پُہنچا تو اُسے حیرت کا ایک جھٹکا لگا۔
'اچانک ایک بڑا بھونچال آیا جس سے قید خانے کی بُنیا دہل گئی اور فورًا دروازے کھُل گئے
اُس نے آنکھیں اُٹھا کر راہب کو دیکھا۔
راہب نے گرمجوشی سے مُسکرا کر دیکھا۔''آج کے بعد میں تُمہیں سیلاس کہا کروں گا''۔

اُس نے غائب دماغی سے سر ہلا دیا۔سیلاس۔اُسے ایک نئی زندگی ملی تھی۔اُس نے اپنا نام سیلاس ہی مان لیا۔
''یہ ناشتے کا وقت ہے''۔راہب نے کہا۔''آؤ ناشتہ کر لیں، پھر ہم گرجا بنائیں گے۔بغیر کھائے پیئے تُم میری مدد نہیں کر سکتے''۔

☆☆☆☆☆☆☆

بحرِ اوقیانوس سے بیس ہزار فُٹ کی بلندی پر، ایل اٹالیہ کی پرواز نمبر 1618 میں اچانک ایک تلاطم بپا ہو گیا طیارہ لرز سا رہا تھا اور مُسافروں کے چہروں پر پریشانی اور خوف طاری ہو گیا تھا مگر پادری ارنگروسا نے کوئی توجہ نہیں دی۔فی الحال اُس کی سوچوں کا محور صرف اوپس ڈائی کا مُستقبل تھا۔وہ پیرس میں ہونے والے واقعات کے بارے میں جاننا چاہتا تھا؟ وہ سیلاس سے بھی رابطہ کرنا چاہتا تھا مگر مُعلّم نے اُسے منع کیا تھا۔مُعلّم کے خیال میں اِس میں ارنگروسا کا اپنا بھلا تھا۔اُس کا کہنا تھا کہ فون پر ہونے والی گُفتگو ریکارڈ ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔
ارنگروسا جانتا تھا کہ مُعلّم صحیح کہہ رہا تھا۔وہ ایک نہایت ہی مُحتاط آدمی معلوم ہوتا تھا۔ابھی تک اُسے اُس کی شناخت کا کُچھ اتا پتہ نہیں تھا مگر اب تک اُس نے جو کام کیا تھا ارنگروسا جانتا تھا کہ وہ قابلِ بھروسہ آدمی ہے اور اُس کی بات ماننے میں ہی بھلا ہے۔
مُعلّم نے اُسے بتایا تھا کہ منصوبے کی کامیابی کیلئے وہ سیلاس سے خود بات کیا کرے گا اور اُس نے ارنگروسا کو چند دن تک سیلاس سے رابطہ سے منع بھی کیا تھا۔ارنگروسا نے اُس سے درخواست کی تھی کہ وہ سیلاس کو عزت دے گا۔جوابًا مُعلّم نے یہ کہا تھا کہ وفادار آدمی قابلِ احترام ہوتا ہے۔اِس سارے منصوبے کیلئے ارنگروسا بیس ملین یورو ادا کر رہا تھا۔اُسے یقین تھا کہ سیلاس اور مُعلّم ناکام نہیں ہوں گے۔پیسہ اور وفاداری ایک بہت بڑا جذبہ ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

''کیا یہ کوئی مذاق ہے''۔فاش کا چہرہ بے یقینی سے نیلا پڑ گیا تھا۔''تُمہارا پیشہ ورانہ تجزیہ گویا یہ کہہ رہا ہے کہ سانیئر کا کوڈ ریاضی کی ایک فضول سی شرارت ہے''۔
فاش سوفی کو سمجھنے سے قطعی طور پر قاصر تھا۔وہ نہ صرف اُسے بتائے بغیر ہی یہاں آ گئی تھی بلکہ اب وہ اُسے یہ سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی کہ سانیئر نے اپنی زندگی کے آخری لمحات میں جو ہندسے لکھے تھے وہ صرف اور صرف ریاضی کا ایک مسئلہ ہے۔
''یہ کوڈ'' سوفی نے فرانسیسی زبان میں بولی۔''سادہ اور فضول ہے۔سانیئر کو شاید یقین ہو گا کہ ہم فورًا اس کی تہہ تک پُہنچ جائیں گے۔''اُس نے اپنی سویٹر کی جیب سے ایک کاغذ نکالا اور فاش کی طرف بڑھا دیا۔''یہ اِس کا حل ہے''
1-1-2-3-5-8-13-21
''بس؟'' فاش بولا۔''تُم نے صرف اتنا کیا ہے کہ چھوٹے ہندسوں کو پہلے لکھ ڈالا ہے''
سوفی مُسکرا دی اور بولی۔''بالکُل''
فاش کی حلق سے گڑگڑاہٹ سے مُشابہہ آواز نکلی۔''مُجھے بالکُل اندازہ نہیں ہے کہ تُم کیا ثابت کرنا چاہ رہی ہو۔لیکن تُم وقت سے پہلے ہی یہاں آ گئی ہو''۔فاش نے لینگڈن کی طرف دیکھا جس نے ابھی تک اپنے کانوں کے ساتھ موبائل فون لگایا ہوا تھا۔

لینگڈن کے تاثرات سے لگ رہا تھا کہ اُسے امریکی سفارتخانے سے کوئی اچھی خبر نہیں ملی ہے۔

''کیپٹن'' سوفی نے خطرناک طور پر سرکش لہجے میں کہا۔ ''یہ کوڈ دراصل ریاضی کے سب سے مشہور سلسلوں میں سے ایک ہے۔''

فاش کو یہ بھی یقین نہیں تھا کہ ریاضی کا کوئی سلسلہ مشہور بھی ہوسکتا ہے۔ اُسے سوفی کا لہجہ پسند نہیں آیا تھا۔

''اسے فِبوناچی کا سلسلہ (Fibonacci Sequence) کہتے ہیں'' سوفی نے کاغذ کی طرف دیکھتے ہوئے گویا اعلان کیا۔ ''یہ ایک ایسا سلسلہ ہے جس میں آگے آنے والا ہندسہ پچھلے دو ہندسوں کو جمع کر کے بنتا ہے''

فاش نے ایک بار پھر ہندسوں کی طرف دیکھا۔ سوفی کا کہنا درست تھا مگر ان ہندسوں کا سانئر کی موت کے ساتھ کوئی تعلق نظر نہیں آرہا تھا۔

''مشہور ریاضی دان لیونارڈو فبوناچی (Leonardo Fibonacci) نے یہ سلسلہ تیرہویں صدی میں دریافت کیا تھا۔ اور اِس میں کوئی شک نہیں ہے کہ سانئر نے جو ہندسے فرش پر لکھے ہیں وہ محض اتفاق نہیں بلکہ اُس نے فبوناچی کے سلسلے کا حوالہ دیا ہے''۔

فاش نے سوفی کو چند لمحے گھورا۔ ''ٹھیک ہے۔ اگر یہ اتفاق نہیں ہے تو تم بتاؤ کہ یاک سانئر نے ایسا کیوں کیا؟''

سوفی نے کندھے اُچکائے۔ ''کُچھ بھی نہیں، صرف اور صرف ایک مذاق۔ ایسا ہی جیسے کوئی کسی مشہور نظم کے الفاظ کو الٹ پلٹ کردے اور پھر یہ دیکھے کہ کیا کوئی اِسے سیدھا کرسکتا ہے''۔

فاش نے غُصے میں قدم آگے اُٹھائے۔ وہ اپنا چہرہ سوفی کے چہرے سے چند انچ کے فاصلے پر لا کر بولا۔ ''تُمہارے پاس اِس سے بہتر کوئی وجہ نہیں کیا؟''۔

سوفی کے نرم چہرے پر یکدم سختی ظاہر ہوگئی۔ ''کیپٹن یہی لگتا ہے کہ یاک سانئر تُمہارے ساتھ کوئی کھیل ہی کھیل رہا تھا۔ میں کرپٹالوجی ڈیپارٹمنٹ کے ڈائریکٹر کو بتادیتی ہوں کہ تُمہیں ہماری خدمات کی مزید ضرورت نہیں ہے'' یہ کہنے کہ ساتھ ہی وہ اپنی ایڑیوں پر گھومی اور جہاں سے آئی تھی اُسی طرف چل دی۔

فاش حیرت سے جم کر رہ گیا۔ وہ سوفی کو تاریک راہداری میں جاتے دیکھ کر سوچ رہا تھا کہ شاید وہ پاگل ہے۔ کیونکہ اُس کا یہ رویہ یہ ظاہر کررہا تھا کہ اِسے اپنی نوکری میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔

فاش لینگڈن کی طرف مُڑا جو کہ ابھی تک فون پر بات کر رہا تھا۔ لینگڈن کے چہرے پر تفکر کے آثار مزید گہرے ہوگئے تھے اور وہ نہایت غور سے فون کان سے لگائے دوسری طرف سے ہونے والی بات سُن رہا تھا۔ فاش کو بہت ساری چیزوں سے نفرت تھی اور امریکن سفارتخانہ بھی اُنہی میں سے ایک تھا۔ تقریباً روزانہ ہی فاش کا محکمہ امریکہ سے آنے والے کئی طالبعلموں کو گرفتار کرتا تھا جن کے پاس منشیات ہوتی تھیں اور اِس وجہ سے فاش کا امریکی سفارتخانے سے اکثر جھگڑا رہتا تھا۔ قانونی طور پر امریکی سفارتخانے کو رعایت حاصل تھی کہ وہ اپنے شہریوں کو پولیس کی گرفتاری سے آزاد کروا کہ امریکہ واپس بھیج دے جہاں اُنہیں کوئی قابلِ زکر سزا نہیں ملتی تھی۔ کُچھ عرصہ پہلے ٹی وی پر چلنے والے ایک پروگرام پیرس میچ میں ایک کارٹون چلایا گیا تھا جس میں فاش

کو ایک کُتے کی شکل میں دکھایا گیا تھا جو کہ امریکی مجرموں کو کاٹنے کیلئے بھاگتا ہے مگر وہ اُنہیں کاٹ نہیں سکتا کیونکہ اُس کے پاؤں میں بیڑیاں پڑی ہوتی ہیں جن کا سِرا امریکن سفارتخانے میں ہوتا ہے۔

آج کی رات نہیں ایسا نہیں ہوگا کیونکہ آج کی رات بُہت کُچھ داؤ پر لگا ہوا ہے۔ فاش نے سوچا۔

جب لینگڈن نے فون بند کیا تو وہ یوں نظر آرہا تھا جیسے وہ بیمار ہے۔

''خیریت تو ہے نا'' فاش نے پوچھا۔

لینگڈن نے آہستگی سے اپنا سر ہلا دیا۔

فاش کو محسوس ہوا کہ لینگڈن کے گھر سے کوئی بُری خبر ہے۔ جب فاش نے اپنا فون واپس لیا تو لینگڈن کو ہلکا ہلکا پسینہ آیا ہوا تھا۔

''ایک حادثہ'' لینگڈن نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔ ''میرے ایک قریبی عزیز کو حادثہ پیش آگیا ہے۔ مُجھے صُبح امریکہ واپس جانا ہوگا''۔

فاش کو لینگڈن کے چہرے پر صدمے کہ بارے میں کوئی شُبہ نہیں تھا۔ لیکن اُسے وہاں کوئی اور احساس بھی نظر آیا۔ اُسے لینگڈن کی آنکھوں میں خوف بھی نظر آیا۔ فاش نے لینگڈن کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ ''مُجھے افسوس ہے، کیا تُم بیٹھنا پسند کروگے'' اُس نے گیلری میں رکھے ہوئے بنچوں کی طرف اشارہ کیا۔

لینگڈن نے گویا غائب دماغی سے سر ہلایا اور بنچ کی طرف بڑھا۔ اُس کی ایک ایک حرکت سے پریشانی ٹپک رہی تھی۔ پھر وہ اچانک رُکا اور مُڑ کے بولا ''میں ریسٹ روم جانا چاہوں گا''۔

فاش نے تیوری چڑھائی۔ ''ریسٹ رُوم، کیوں نہیں، ہمیں کُچھ دیر وقفہ لینا چاہئیے''۔

اُس نے اُس راستے کی طرف اشارہ کیا جہاں سے وہ آئے تھے۔ ''ریسٹ رُوم ناظم کے کمرے کے پیچھے بنے ہوئے ہیں''

لینگڈن ہچکچایا اور گرانڈ گیلری کی دُوسری طرف اشارہ کیا۔ ''میرا خیال ہے کہ اِس طرف والے ریسٹ رُوم زیادہ نزدیک ہیں''

فاش کو احساس ہوا کہ لینگڈن ٹھیک کہہ رہا تھا۔ ''ہاں یہ زیادہ نزدیک ہے۔ کیا میں تُمہارے ساتھ چل سکتا ہوں''

''ضروری نہیں۔ میں چند منٹ اکیلے میں گُزارنا چاہتا ہوں''۔

فاش جانتا تھا کہ گرانڈ گیلری سے واپسی کا رستہ دُوسری طرف ہے۔ اگرچہ لینگڈن جس طرف جارہا تھا وہاں آگ لگنے کو صورت میں ہنگامی راستہ بنا ہوا تھا مگر سانئر نے مرتے وقت سیکورٹی سسٹم کو چلا کر وہ رستہ بھی لاک کردیا تھا۔ فرض کیا اگر اب سسٹم دوبارہ اپنی پُرانی حالت میں چلا گیا ہو تو پھر بھی اگر لینگڈن بھاگنے کی کوشش کرتا تو فائر الارم بجنا شُروع ہوجاتے۔ اِس لئے فاش کو فکر نہیں تھی کہ لینگڈن اُسے بتائے بغیر کہیں جاسکتا ہے۔

''جب تُم آرام دہ محسوس کرو تو سانئر کے دفتر میں آجانا ہمیں مزید ضروری باتیں بھی کرنا ہیں''۔

لینگڈن نے تاریکی میں جاتے جاتے ہاتھ ہلا دیا۔

فاش مُڑا اور مُخالف سمت میں چلنا شُروع ہوگیا۔ اُس کی چال میں غُصہ سا تھا۔ دروازے کے پاس آکر وہ سلاخوں کے نیچے

سے رینگ کر باہر آ گیا اور تیزی سے چلتا ہوا سانئیر کے دفتر میں داخل ہو گیا۔

''سوفی کو اندر داخل ہونے کی اجازت کس نے دی تھی؟'' وہ اندر داخل ہوتے ہی غُرّایا۔

''سوفی نے گارڈ کو کہا تھا کہ اُس نے کوڈ توڑ لیا ہے''۔ کولیٹ نے سب سے پہلے جواب دیا۔

''کیا وہ چلی گئی ہے؟''

''وہ آپ کے ساتھ نہیں ہے کیا؟''

''وہ چلی گئی تھی'' فاش نے تاریک راہداری کی طرف دیکھا۔ سوفی کے رویّے سے یہ محسوس نہیں ہو رہا تھا کہ وہ جانے کے بعد کسی پولیس آفیسر کے ساتھ گپ شپ کیلئے رُک گئی ہو گی۔

پہلے تو فاش نے سوچا کہ وہ حفاظتی گارڈوں کہ کہہ دے کہ وہ سوفی کو روک کر اُس کے پاس بھیج دیں مگر پھر اُس نے اپنا ارادہ بدل دیا۔ یہ اُس کی عزت کا سوال تھا۔ اُس کے مزید اہم کام ابھی پڑے تھے۔ وہ سوفی سے بعد میں نمٹ سکتا تھا بلکہ وہ اُسے ملازمت سے نکلوانے کے بارے میں سوچ رہا تھا۔

اپنے ذہن سے سوفی کا خیال جھٹکتے ہوئے اُس نے سانئیر کے میز پر پڑے نائٹ کے چھوٹے سے مُجسمے کو دیکھا اور پھر وہ کولیٹ کی طرف مُڑا۔

''کیا تُم اُس پر نظر رکھے ہوئے ہو؟''

کولیٹ نے سر ہلایا اور لیپ ٹاپ کا رُخ فاش کی طرف موڑ دیا۔ سُرخ نقطہ نقشے پر وہاں صاف نظر آ رہا جہاں پبلک ٹوائلٹ لِکھا ہوا تھا۔

''بُہت اچھے'' فاش نے سیگریٹ جلائی اور ہال کی طرف چل دیا۔ ''میں نے ایک ضروری فون کال کرنی ہے۔ یہ خیال رکھنا کہ لینگڈن صرف ریسٹ روم تک ہی رہے''۔

☆☆☆☆☆☆☆

گرانڈ گیلری سے ریسٹ روم کی طرف جاتے ہوئے لینگڈن کو اپنا سر ہلکا ہونا محسوس ہوا۔ اُس کے دماغ میں سوفی کا پیغام گُونج رہا تھا۔۔ راہداری کے ساتھ ساتھ اطالوی مُصوری کے نمونے لگے ہوئے تھے جن پر نگاہیں دوڑاتے ہوئے وہ مردانہ ریسٹ روم میں داخل ہو گیا اور روشنی جلا دی۔

اُس نے پانی کی ٹونٹی کھول کر اپنے چہرے پر پانی کی پھوار ڈالی اور اپنے آپ کو گویا جگانے کی کوشش کی۔ کمرے میں سے امونیا کی بو آ رہی تھی۔ جب اُس نے تولئے سے چہرہ پونچھا تو دروازہ کھُلنے کی آواز سُنائی دی۔ وہ مُڑا۔ سوفی کمرے میں داخل ہو رہی تھی۔ اُس کی چمکدار سبز آنکھوں میں خوف کے سائے تھے۔

''خُدا کا شُکر ہے کہ تُم آ گئے۔ ہمارے پاس وقت نہیں ہے''۔

لینگڈن نے سوفی کو دیکھا۔ کُچھ دیر پہلے وہ اُس کا پیغام سُنتے ہوئے اُسے سوفی کے پاگل پن کا یقین ہو گیا تھا۔ لیکن جیسے جیسے وہ

مزید سُنتا گیا ویسے ویسے اُس کا پیغام اُسے قابلِ قبول لگتا گیا۔ بے یقینی میں لینگڈن نے اُس کی بات ماننے کی ٹھان لی تھی اور اُس نے فاش سے بھی جھوٹ بول دیا تھا۔

سوفی کے اُس کے پاس آ گئی۔ لینگڈن کو لگا کہ وہ اپنی سانس درست کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اُس کے نرم خدوخال میں سے مضبوطی چھلک رہی تھی۔ اُسے سوفی کے چہرے پر پُراسراریت محسوس ہوئی۔ اُس کا چہرہ رینائر کی تہہ در تہہ پینٹنگ کی طرح نظر آ رہا تھا۔

''میں تُمہیں خبردار کرنا چاہتی ہوں'' سوفی بولی۔ ''کہ تمہاری سخت نگرانی کی جا رہی ہے'' اُس کا لب ولہجہ یکدم انگریزی ہو گیا اور دیواروں سے ٹکرا کر آتی ہوئی اُس کی آواز کھوکھلی محسوس ہو رہی تھی۔

''لیکن کیوں؟'' لینگڈن جاننا چاہتا تھا۔ لینگڈن سوفی کے پیغام کی وضاحت چاہتا تھا۔

''کیونکہ'' اُس نے لینگڈن کی طرف قدم بڑھائے۔ ''اس واردات میں فاش کا سب سے پہلا شک تُم پر ہے''۔

لینگڈن کو ایسا لگا جیسے وہ مذاق کر رہی ہے۔ سوفی کے مُطابق لینگڈن کو لوورے میں بطور ایک ماہر نہیں بُلایا گیا تھا بلکہ وہ اِس واردات میں مشکوک تھا اور اِس وقت وہ فرانسیسی پولیس کی تفتیش سے گُزر رہا تھا۔ فاش کو یہ توقع تھی کہ جائے واردات پر لینگڈن کو بلا کر صبر آموز تفتیش کے بعد وہ اقبالِ جُرم کر لے گا۔

''اپنی جیکٹ کی جیبوں میں دیکھو'' سوفی نے کہا۔ ''تُمہیں ثبوت مِل جائے گا''۔

''دیکھو تو''

شش و پنج میں مُبتلا لینگڈن نے بائیں جیب میں ہاتھ ڈالا جِسے وہ کم ہی استعمال کرتا تھا۔ مگر جیب خالی تھی۔ اُسے لگ رہا تھا کہ سوفی پاگل ہے۔ لیکن اچانک اُس کی انگلیاں کسی غیر متوقع چیز سے ٹکرائیں۔ چھوٹی اور سخت سی شے۔ لینگڈن نے اسے باہر نکال کر حیرت سے دیکھا۔ بٹن کی طرح کا کوئی آلہ جس کا سائز گھڑی کے سیل جتنا ہو گا۔ اُس نے ایسی چیز پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔

''یہ کیا بکواس۔۔۔۔۔''

''جی پی ایس ٹریکنگ ڈاٹ'' سوفی نے اُس کا جُملہ کاٹا۔ ''یہ تُمہاری پوزیشن کی لمحہ بہ لمحہ خبر پولیس کے ٹریکنگ سسٹم کو پہنچا رہا ہے۔ وہ تُمہاری جاسوسی کر رہے ہیں۔ شاید جس ایجنٹ نے تُمہیں ہوٹل سے لایا ہے اُس نے چُپکے سے یہ تُمہاری جیب ڈال دیا ہو گا''۔

لینگڈن نے ہوٹل کے کمرے کا منظر یاد کیا۔ لینگڈن کو یاد آیا کہ کمرے سے باہر نکلتے وقت کولیٹ نے اُس کا کوٹ پکڑا تھا۔

سوفی کی نظروں میں اشتیاق جھلک رہا تھا۔ ''میں تُمہیں اِس کے بارے میں پہلے نہیں بتا سکی کیونکہ میں نہیں چاہتی تھی کہ تُم اپنے کوٹ کی جیبوں میں ہاتھ مارنا شُروع ہو جاؤ''

لینگڈن کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ کیا ردعمل ظاہر کرے۔

''اُنہیں خدشہ ہے کہ تُم فرار ہو سکتے ہو''۔ وہ رُکی۔ ''درحقیقت اُنہیں اُمید ہے کہ تُم فرار ہو جاؤ گے اور اُن کا کیس مضبوط ہو جائے

گا''۔

''میں کیوں بھاگوں گا؟'' لینگڈن بولا۔ ''میں بے گُناہ ہوں''

''فاش تو یہ نہیں سوچ رہاناں''۔

لینگڈن غُصے سے ردی کی ٹوکری کی طرف بڑھا تاکہ آلے کو اُس میں پھینک دے۔

''اِسے اپنی جیب میں رہنے دو۔ اگر تُم اِسے پھینک دو گے تو یہ حرکت کرنا بند کردے گا اور اُنہیں علم ہو جائے گا کہ تُم اِس کے بارے میں جان چُکے ہو۔ فاش نے تُمہیں اکیلے صرف اِس وجہ سے چھوڑا ہے کہ وہ جان سکے کہ تُم کہاں ہو۔ وہ تُمہیں ایک موقع دے رہا ہے کہ۔۔۔''۔ سوفی نے جُملہ ادھورا چھوڑا اور لینگڈن کے ہاتھ سے دھاتی آلہ لے لیا اور اُس کے کوٹ کی جیب میں ڈال دیا۔ ''کم از کم تھوڑی دیر اِسے اپنے پاس رہنے دو''۔

لینگڈن گُم سُم سا رہ گیا تھا۔

''فاش کیوں سوچ رہا ہے ک میں سانیئر کا قاتل ہوں؟''

''اُس کے پاس کافی ٹھوس وجوہات ہیں'' سوفی کے تاثُرات پیچیدہ تھے۔ ''ابھی تُم نے کُچھ شواہد نہیں دیکھے ہیں جو فاش نے تُم سے چھُپائے ہیں۔ کیا تُمہیں وہ تین لائنیں یاد ہیں جو کہ سانیئر نے فرش پر لکھی تھیں؟''

لینگڈن نے سر ہلا دیا۔ وہ ہندسے اور الفاظ تو جیسے اُس کے دماغ سے چپک کر رہ گئے تھے۔

سوفی کی آواز سرگوشی میں ڈھل گئی۔ ''بدقسمتی سے، جو کُچھ تُم نے دیکھا وہ ایک ادھورا پیغام تھا۔ ایک چوتھی لائن بھی تھی جس کی تصویریں فاش نے تُمہارے آنے سے پہلے بنوالی تھیں''۔

اگرچہ لینگڈن جانتا تھا کہ اُس مارکر سے لکھے جانے والے الفاظ آسانی سے مٹائے جا سکتے تھے، لیکن وہ یہ نہیں مان سکتا تھا کہ فاش نے شواہد مٹانے کی کوشش کی ہوگی۔

''پیغام کی آخری لائن فاش تُمہیں تب تک نہیں بتانا چاہتا جب تک کہ وہ تُم سے اقبالِ جُرم نہ کروالے''۔

سوفی نے اپنی سویٹر کی جیب سے کمپیوٹر سے پرنٹ شُدہ ایک کاغذ نکال کر کھول لیا۔

''فاش نے جائے واردات کی تصاویر کرپٹالوجی ڈیپارٹمنٹ کو بھیجی تھیں تاکہ ہم سانیئر کے پیغام کو سمجھ سکیں''۔ اُس نے صفحہ لینگڈن کو تھما دیا۔

لینگڈن نے وہ صفحہ لے کر اُس پر پرنٹ تصویر کو دیکھا۔ نزدیک سے لی گئی تصویر میں چوبی فرش پر چمکتا پیغام صاف نظر آرہا تھا۔

آخری لائن دیکھ کر لینگڈن کو اپنا سانس رُکتی محسوس ہوئی۔

13-3-2-21-1-1-8-5

O, Draconian devil!

Oh, lame saint!

P.S. Find Robert Langdon

☆☆☆☆☆☆☆

چند لمحوں کیلئے لینگڈن حیرت سے تصویر کو دیکھتا رہا۔ پی۔ ایس۔ رابرٹ لینگڈن کو ڈھونڈو۔ اُسے ایسے لگا جیسے اُس کے قدموں کے نیچے سے فرش سرک رہا ہے۔

سانیئر نے پیغام میں میرا نام بھی چھوڑا ہے۔

لیکن لینگڈن کو سمجھ نہیں رہا تھا کہ کیوں؟

''اب سمجھ آئی نا'' سوفی نے کہا۔ ''فاش نے تُمہیں یہاں کیوں بُلایا ہے اور اُس کے شک کی کیا وجہ ہے؟''

لینگڈن کو صرف ایک موقع پر فاش کا رویّہ زیادہ پُراسرار نظر آیا تھا جب لینگڈن نے اُسے کہا تھا کہ سانیئر اپنے قاتل کا نام لکھ سکتا تھا۔

رابرٹ لینگڈن کو ڈھونڈو۔

''سانیئر نے یہ سب کیوں لکھا؟'' لینگڈن کی پریشانی تھی آہستہ آہستہ غُصے میں بدل رہی تھی۔ ''میں سانیئر کو قتل کیوں کروں گا؟''

''ابھی تو فاش کے پاس اِس سوال کا جواب نہیں ہے''۔ سوفی نے کہا۔ ''لیکن وہ تُمہارے ساتھ ہونے والی ساری گُفتگو ریکارڈ کر رہا ہے تاکہ اِسے سُن کر یہ جواب بھی تلاش کر سکے''۔

لینگڈن نے کُچھ کہنے کیلئے اپنا مُنہ کھولا مگر وہ کُچھ کہنے سے قاصر تھا۔

''اُس کے کالر پر مائکروفون لگا ہوا ہے جو کہ سانیئر کے دفتر میں ٹرانسمٹر سے رابطے میں ہے''۔

''یہ نامُمکن ہے'' لینگڈن بولا ''میرے پاس جائے واردات پر نہ ہونے کا ثبوت موجود ہے۔ میں لیکچر کے بعد سیدھا ہوٹل گیا تھا۔ تُم ہوٹل سے پتہ کروا سکتی ہو''

''فاش ایسا پہلے ہی کر چُکا ہے۔ رپورٹ کے مُطابق تُم نے ساڑھے دس بجے اپنے کمرے کی چابیاں لی تھیں۔ بدقسمتی سے قتل کا وقت گیارہ بجے کے لگ بھگ ہے۔ تُم آسانی سے کسی کو بتائے بغیر ہوٹل سے باہر جا کہ واپس آ سکتے ہو''۔

''یہ دیوانہ پن ہے۔ فاش کے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے''۔

سوفی کی آنکھیں پھیل گئیں۔ اِس سے بڑا ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے؟

''مسٹر لینگڈن! تُمہارا نام سانیئر کی ڈائری میں لکھا ہوا ہے جو اُس کی لاش کے ساتھ ہی پڑی تھی۔ اور اِس میں مُلاقات کا وقت بالکُل وہی ہے جو کہ قتل کا وقت ہے''۔ وہ رک کر پھر بولی۔ ''فاش کے پاس تُمہاری گرفتاری کیلئے کافی مضبوط شواہد ہیں''۔

لینگڈن کو محسوس ہو رہا تھا کہ اُسے کسی وکیل کی ضرورت پڑنے والی ہے۔

''میں نے یہ سب نہیں کیا''

سوفی نے ٹھنڈی آہ بھری۔ ''یہ کوئی امریک ٹیلی ویژن سیریل نہیں، فرانس ہے۔ قانون پولیس والوں کو تحفظ دیتا ہے نہ کہ مجرموں